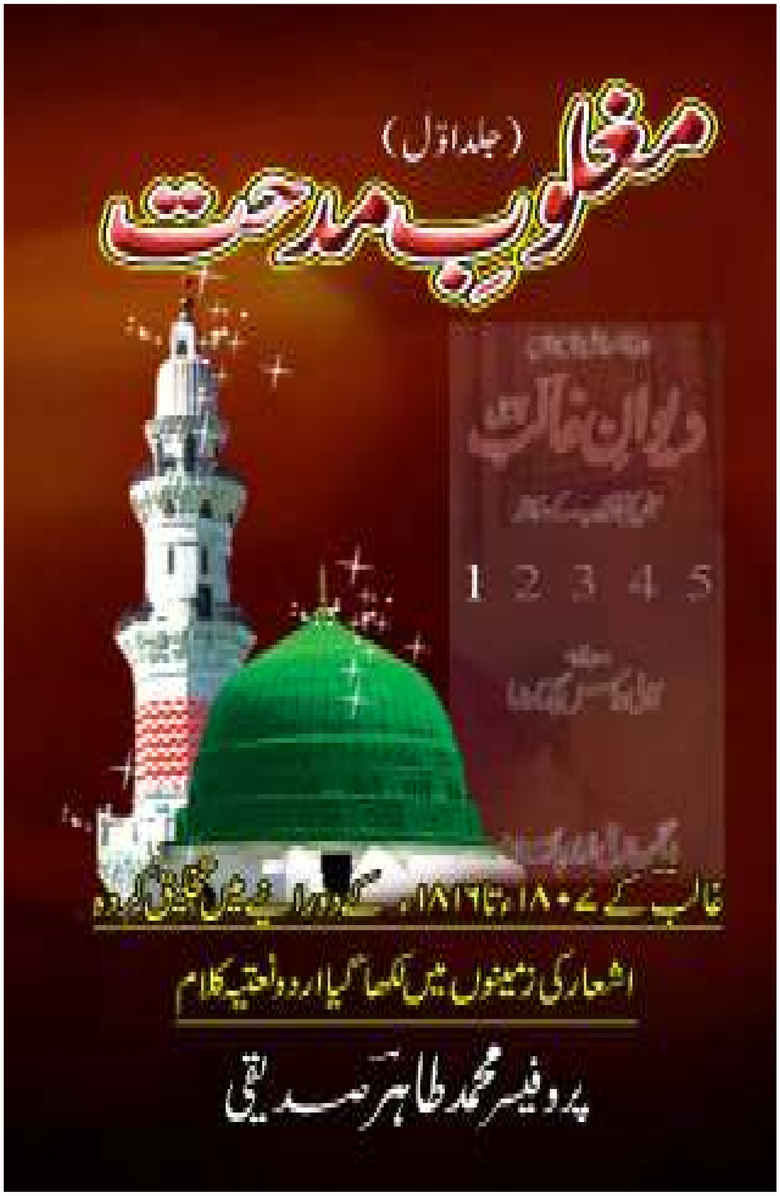
(جلد اوّل)
مغلوبِ مدحت
دیوانِ غالب
1 2 3 4 5
غالب کے ۱۸۰۷ء تا ۱۸۱۶ء کے دورانیے میں تخلیق کردہ
اشعار کی زمینوں میں لکھا گیا اردو نعتیہ کلام
پروفیسر محمد طاہر صدیقی

مغلوبِ مدحت

از

پروفیسر محمد طاہرؔ صدیقی

غالبؔ کے ۱۸۰۷ء تا ۱۸۱۶ء کے دورانیے میں تخلیق کردہ
اشعار کی زمینوں میں لکھا گیا اردو نعتیہ کلام

سلسلہ اشاعت: 47

تاریخ اشاعت: 27 جون 2020ء

قیمت: =

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں۔

اشاعت/حقوق: محمد طاہر صدیقی

نام کتاب: مغلوبِ مدحت

شاعر: پروفیسر محمد طاہر صدیقی

ایم فل اردو، پرنسپل گورنمنٹ لیبارٹری ہائر سیکنڈری سکول، سمن آباد، فیصل آباد

موبائل: (03217645060)

تخلّص: طاہرؔ

کمپوزنگ: قیصر عباس ''ماہوزا'' کمپیوٹر کمپوزنگ، فیصل آباد

تزئین: علی حسن زیدی

سرِ ورق: زین زیدی، وصی زیدی، کمیل مہدی

اجمالی جائزہ: حکیم ارشد محمود ارشدؔ

پروف ریڈنگ: محمد اویس ازہرؔ مدنی

بائنڈنگ: محمد احسان سیالوی 0300-6600656

مطبع: زیدیؔ، لیزر پرنٹرز، فیصل آباد 0300-6619124

ناشر: اہلِ قلم کا اشاعتی ادارہ

پوسٹ بکس نمبر 25، فیصل آباد

.......................o.......................

دُرُود بر سیِّدُ العٰلمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا

اے اللہ! تُو رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما ہمارے سردار،

وَ نَبِیِّنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ

ہمارے نبی اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ پر جو تمام جہانوں کے سردار ہیں،

وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ

اور اُن کی ازواجِ مطہرات پر جو ایمان والوں کی مائیں ہیں اور اُن کی

الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الْمُقَرَّبِیْنَ

طیّب و طاہر آل پر اور اُن کے مقرّب و ہدایت یافتہ صحابہ پر،

الْمَھْدِیِّیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ o

اپنی رحمت کے ساتھ، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

انتساب

پیکرِ اخلاص

آئینۂ احساس

موجۂ ایثار

قابلِ صد افتخار

قلبی دوست

میاں محمد سعید

کے نام

ان کی قائدانہ صلاحیتوں اور پر خلوص خدمات کے اعتراف میں

فہرست

۱	محرّکاتِ مغلوب مدحت (پروفیسر محمد طاہر صدیقی)	19
۲	عرضِ احوال (پروفیسر محمد طاہر صدیقی)	27
۳	تحسینِ مدحت (حکیم ارشد محمود ارشد)	29
۴	کوثرِ نعت (کوثر علی)	31
۵	جذبِ دروں (صہیب احمد)	33
۶	شکرِ مالک (محمد اویس ازہرؔ مدنی)	35
۷	تحفۂ آخرِ شب (میاں منیر احمد منیرؔ)	37
۸	ریاضِ مدحت (پروفیسر ریاض احمد قادری)	39
۹	مناظرِ مدحت (منظر پھلوری)	41
۱۰	فروزاں سوچیں (علامہ طالب کوثریؔ)	43
۱۱	مدینہ چاہیے (ناصر حسین راضیؔ)	45
۱۲	(بہ رہنِ شرم ہے، باوصف شوخی، اہتمام اس کا) (حمد) زمیں سے عرش تک ہر کام میں ہے اہتمام اس کا	47
۱۳	(ایک دن، مثلِ پتنگِ کاغذی) رحمتِ شاہِؐ زمن ہے دائمی	49

۱۴	(پھرا آسیمہ سر، گھبرا گیا تھا جی بیاباں سے) ہوئی خاکِ مدینہ مس جو کفشِ شاہِ خوباں سے	53
۱۵	(یوں کہا " آتی نہیں کیوں اب صدائے عندلیب) ہیں عیاں نغماتِ مدحت از صدائے عندلیب	55
۱۶	(نیازِ عشق خرمن سوز اسبابِ ہوس بہتر) مجھے شہرِ مدینہ میں ہے جینے کی ہوس بہتر	56
۱۷	(یاد آیا جو وہ کہنا کہ نہیں، واہ غلط) راہِ طیبہ سے الگ مجھ کو ہے ہر راہ غلط	57
۱۸	(آئے ہیں پارہ ہائے جگر درمیانِ اشک) ہے حالِ دل کا آئنہ میرا بیانِ اشک	58
۱۹	(نسخۂ سوزشِ دل، درخورِ عتّاب نہیں) دوریِ شہرِ مدینہ کی ہمیں تاب نہیں	59
۲۰	(آنسو کہوں کہ آہ سوارِ ہوا کہوں) آقاؐ کی ہر عطا کو میں رب کی عطا کہوں	60
۲۱	(مجلسِ شعلہ عذاراں میں جو آ جاتا ہوں) جب تصوّر میں مدینے کو چلا جاتا ہوں	62
۲۲	(دیکھتا ہوں اسے، تھی جس کی تمنّا مجھ کو) خواب میں آئی نظر خلدِ تمنّا مجھ کو	63
۲۳	(شمشیرِ صافِ یار، جو زہراب دادہ ہو) الطاف جب حضورؐ کے حد سے ہوں ماورا	65

۲۴	(ہنستے ہیں، دیکھ دیکھ کے، سب، ناتواں مجھے) ہر نعت کی زمین ہے باغِ جناں مجھے	66
۲۵	(دیکھ وہ برقِ تبسّم، بس کہ، دل بے تاب ہے) یا نبیؑ درِ آپ کا امّت کو فتح الباب ہے	68
۲۶	(اک گرم آہ کی، تو ہزاروں کے گھر جلے) حائل ہے حاضری میں جو میری وہ ڈر جلے	69
۲۷	(زخمِ دل تم نے دکھایا ہے، کہ جی جانے ہے) قطعہ ہجر نے دن وہ دکھایا ہے کہ جی جانے ہے	70
۲۸	(کہ روئے غنچۂ گل سوئے آشیاں پھر جائے) قطعہ ذرا بھی شہرِ نبیؑ سے اگر گماں پھر جائے	71
۲۹	(بتو! توبہ کرو، تم کیا ہو؟ جب ادبار آتا ہے) مدینے کی طرف زائر اگر اک بار آتا ہے	72
۳۰	(ہوس نہ رہ جائے کوئی باقی، گناہ کیجے، تو خوب کیجے) محبتوں سے بیان اوصافِ شاہ کیجے تو خوب کیجے	74
۳۱	(اسد اللہ خاں قیامت ہے) خوف آور اگر قیامت ہے	75
۳۲	(نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا) ایک عالم ہے محرِ نعتِ عالمگیر کا	77
۳۳	(جنوں گرم انتظار و نالہ بے تابی کمند آیا) بشر ہے نور کے آئینے میں آئینہ بند آیا	79

۳۴	(شمارِ سبحہ، مرغوبِ بتِ مشکل پسند آیا) تڑپتا ہے جو انؐ کی یاد میں وہ دل پسند آیا	80
۳۵	(خود آرا وحشتِ چشمِ پری سے شب وہ بدخو تھا) ظہورِ مصطفیٰؐ سے قبل ہر سُو عالمِ ہُو تھا	81
۳۶	(دو دن کے کمیں، جوں ریشۂ زیرِ زمیں پایا) مدینے میں ہر اک لمحہ ہے راحت آفریں پایا	82
۳۷	(نزاکت، ہے فسونِ دعویٰ طاقت شکستن ہا) قطعہ ہے گرچہ تیرہ بختی درپئے ہمت شکستن ہا	83
۳۸	(بسانِ جوہرِ آئینہ، از ویراۂ دِل ہا) ہے طرحِ نعت میرے واسطے وہ طرحِ منزل ہا	84
۳۹	(بہ شغلِ انتظارِ مہوشاں در خلوتِ شب ہا) قطعہ فقط ہے جلوتِ شہؐ کے لیے یہ خلوتِ شب ہا	85
۴۰	(یادِ روزے کہ نفس سلسلۂ یارب تھا) سامنے روضے کے اشکوں میں سجا مطلب تھا	86
۴۱	(شب کہ دل زخمیِ عرضِ دو جہاں تیر آیا) بن کے آقاؐ مرا قرآن کی تفسیر آیا	87
۴۲	(سیرِ آں سوئے، تماشا ہے طلب گاروں کا) شافعؐ موجود ہے محشر میں گنہگاروں کا	88
۴۳	(طاؤس در رکاب ہے، ہر ذرّہ آہ کا) منظر کھلا ہے نور کی اُس جلوہ گاہ کا	89

۴۴	(یک ذرّۂ زمیں نہیں بے کار، باغ کا) عشقِ رسولِ پاک ؐ وضو ہے دماغ کا	91
۴۵	(نہ بھولا اضطرابِ دم شماری، انتظار اپنا) بنایا میرے آقا ؐ نے ہے ان کو یارِ غار اپنا	92
۴۶	(بس کہ جوشِ گریہ سے زیر وزبر ویرانہ تھا/ رات، دل گرمِ خیالِ جلوۂ جانانہ تھا) آپ ؐ آئے تو بنا وہ حق کا جلوہ خانہ تھا	94
۴۷	(نہ ہو، حسنِ تماشا دوست، رسوا بے وفائی کا) صلہ پایا جدائی کا، تلطّف پارسائی کا	96
۴۸	(کرے، گر حیرتِ نظّارہ طوفاں نکتہ گوئی کا) ہر اک سو ہو گا عالم حشر میں جب نفسی نفسی کا	98
۴۹	(زبس خوں گشتۂ رشکِ وفا تھا، وہم بسمل کا) نہ رستے کی خبر تھی اور نہ تھا رہبر ہی منزل کا	99
۵۰	(فرو پیچیدنی ہے فرشِ بزمِ عیش گستر کا) مجھے بہکا نہیں سکتا ارم میں دورِ ساغر کا	101
۵۱	(کیا کس شوخ نے نازاز سرِ تمکیں نشستن کا) وظیفہ ہے سدا صلِّ علیٰ ہی دل کی دھڑکن کا	102
۵۲	(عیادت سے زبس ٹوٹا ہے، دل یارانِ غمگیں کا) ثنا واحد سہارا ہے مرے اس قلبِ غمگیں کا	103
۵۳	(بہارِ رنگِ خونِ گل ہے، ساماں اشک باری کا) سہانی یادِ آقا ؐ کی ہے ساماں اشک باری کا	104
۵۴	(وردِ اسمِ حق سے، دیدارِ صنم حاصل ہوا) پوچھتے ہو کیا نبی ؐ کے عشق سے حاصل ہوا	105

۵۵	(قطرۂ مے، بس کہ حیرت سے نفَس پرور ہوا) عاشقی میں حال عاشق کا جو نازک تر ہوا	107
۵۶	(وحشی بن صیّاد نے ہم رم خوردوں کو کیا رام کیا) حق نے میرے پیارے نبیؐ کو نبیوں کا ہے امام کیا	108
۵۷	(گر نہ اندوہِ شبِ فرقت بیاں ہو جائے گا) دل ہمارا جب محبت کی زباں ہو جائے گا	109
۵۸	(تنک ظرفوں کا رتبہ جہد سے برتر نہیں ہوتا) نبیؐ کے عشق میں جل کر جو خاکستر نہیں ہوتا	111
۵۹	(لبِ خشک در تشنگی مردگاں کا) مداوا ہے طیبہ دل آزردگاں کا	113
۶۰	(ہے تنگ زِ واماندہ شدن، حوصلۂ پا) حائل نہ ہوا رہ میں مرا آبلۂ پا	114
۶۱	(وہ فلک رتبہ کہ بر توسنِ چالاک چڑھا) قطعہ اپنا مقصود جو سمجھا ہے درِ اقدس کو	115
۶۲	(شب کہ ذوقِ گفتگو سے تیری دل بے تاب تھا/ نالۂ دل میں شب اندازِ اثر نایاب تھا) جلوۂ سرکارؐ چشمِ شوق کا جو خواب تھا	116
۶۳	(شب کہ وہ مجلس فروزِ خلوتِ ناموس تھا) زندگانی سے رہا جو مدتوں مایوس تھا	118
۶۴	(جب بہ تقریبِ سفر یار نے محمل باندھا) از رہِ پاسِ ادب یوں دلِ بسمل باندھا	119
۶۵	(عرضِ نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا) بے ضبط انؐ کے عشق میں یہ دل نہیں رہا	121

۶۶	(خلوتِ آبلۂ پا میں ہے، جولاں میرا) شکر صد شکر کہ طیبہ ہے دبستاں میرا	122
۶۷	(بہ مہرنامہ جو بوسہ گلِ پیام رہا) فدائے سرورِؐ کونین جو مدام رہا	123
۶۸	(خط جو رخ پر جانشینِ ہالۂ مہ ہو گیا) قطعہ حسرتِ دیدارِ آقاؐ چشمِ نم میں آ گئی	125
۶۹	(بس کہ عاجز نارسائی سے کبوتر ہو گیا) خار بھی گل ہو گیا اور گل گلِ تر ہو گیا	126
۷۰	(یک گام بے خودی سے لُوٹیں بہارِ صحرا) تشریف آپؐ لائے بن کر بہارِ صحرا	127
۷۱	(دلِ بے تاب کہ سینے میں دمِ چند رہا) قطعہ دل سے اِک لحظہ نہیں کیفِ حضوری جاتا	128
۷۲	(جگر سے ٹوٹے ہوئے مو کی، ہے سناں پیدا) ہوا ہے آپؐ کے آنے سے وہ سماں پیدا	129
۷۳	(دل مرا سوزِ نہاں سے بے محابا جل گیا) ''دل، بہ سوزِ آتشِ داغِ تمنّا جل گیا''	130
۷۴	(نہاں کیفیتِ مے میں ہے سامانِ حجاب اس کا) چلا جوانؐ کی چاہت میں ہے جانا کامیاب اس کا	131
۷۵	(زبس ہے ناز بردارِ غرورِ نشۂ صہبا) حضوری نے مجھے بخشا ہے نازِ نشۂ طیبہ	132
۷۶	(گرفتاری میں، فرمانِ خطِ تقدیر ہے پیدا) مرے دل میں ہوئی توصیف کی تنویر ہے پیدا	133

۷۷	(سَحَر گہ باغ میں وہ حیرتِ گلزار ہو پیدا) محبت سے نبیؐ کی عظمتِ کردار ہو پیدا	134
۷۸	(بس کہ ہے مے خانہ ویراں، جوں بیابانِ خراب) سرورِ کونین کی سیرت ہے عالم کا نصاب	135
۷۹	(ہے بہاراں میں خزاں حاصل، خیالِ عندلیب) سبز گنبد سے ہوا روشن خیالِ عندلیب	136
۸۰	(آمدِ خط سے ہوا ہے سرد جو بازارِ دوست) شہرِ طیبہ سے ہوا ہے اس طرح اظہارِ دوست	137
۸۱	(آمدِ خط سے ہوا ہے سرد جو بازارِ دوست) رونقیں سارے جہاں کی ہیں سرِ بازارِ دوست	139
۸۲	(جاتا ہوں جدھر، سب کی اٹھے ہے ادھر انگشت) قطعہ قدرت ہے اُدھر ان کی اٹھے ہے جدھر انگشت	142
۸۳	(دودِ شمعِ کشتۂ گل، بزم سامانی عبث) حبِّ احمدؐ سے تہی، ہے داغِ پیشانی عبث	143
۸۴	(ناز لطفِ عشق با وصفِ توانائی عبث) زندگی جتنی بھی پائی سب کی سب پائی عبث	144
۸۵	(گلشن میں بندوبست برنگِ دگر ہے آج) محفل میں ذکرِ شاہؐ کا عالم دگر ہے آج	146
۸۶	(جنبشِ ہر برگ سے، ہے گل کے لب کو اختلاج) دوریِ شہرِ مدینہ سے ہے دل کو اختلاج	148
۸۷	(بے دل، نہ نازِ وحشتِ جَیبِ دریدہ کھینچ) کوثر ہے تیرے سامنے تُو لب کشیدہ کھینچ	149

۸۸	(قطعِ سفرِ ہستی و آرامِ فنا ہیچ) ہر ایک سخن مجھ کو ہُوا پیشِ ثنا ہیچ	150
۸۹	(دعویٔ عشقِ بتاں سے بہ گلستاں گل وصبح) آپ آئے تو چمک اٹھے گلستاں گل وصبح	152
۹۰	(بس کہ وہ پاکوبیاں در پردۂ وحشت ہیں یاد) مل گیا اذنِ حضوری دل ہے خوش تو روح شاد	154
۹۱	(تو پست فطرت اور خیالِ بسا بلند) افکار میں ہے اس طرح ان کی ثنا بلند	155
۹۲	(حسرتِ دست گہ و پائے تحمّل تا چند) قطعہ اے مرے بخت رسا مجھ سے تامّل تا چند؟	156
۹۳	(بہ کامِ دل کریں، کس طرح گم رہاں، فریاد) بچا رہے مرا طوفاں سے آشیاں، فریاد!	157
۹۴	(شیشۂ آتشیں، رخِ پُرنور) آب زم زم ہے کیا رزِ انگور	158
۹۵	(بس کہ مائل ہے وہ رشکِ ماہتاب آئینے پر) قطعہ ہم نے طاہر یوں لکھا قرطاس پر حرفِ دعا	159
۹۶	(دنداں کا خیال، چشمِ تر، کر) کر یاد نبیؐ کو آنکھ تر کر	160
۹۷	(بینش، بہ سعیِ ضبطِ جنوں، نو بہار تر) ہے رابطہ مدینے سے گر استوار تر	162
۹۸	(فسونِ حق دلی ہے لذّتِ بے داد دشمن پر) نبیؐ کے نور کا احساں ہے ہر دم میرے مسکن پر	164

۹۹	(صفائے حیرتِ آئینہ، ہے سامانِ زنگ آخر) قطعہ ملا ہے سبز گنبد کا مرے دل کو بھی رنگ آخر	166
۱۰۰	(دیا یاروں نے بے ہوشی میں درماں کا فریب آخر) نگاہِ شاہؐ سے ہو گی رسا آہِ غریب آخر	167
۱۰۱	(حسنِ خود آرا کو ہے مشقِ تغافل ہنوز) قطعہ محوِ ثنا ہے مرا دل ارے بلبل! ہنوز	168
۱۰۲	(بیگانۂ وفا ہے ہوائے چمن ہنوز) لذت کشِ زیارتِ شہؐ ہے چمن ہنوز	169
۱۰۳	(داغِ اطفال ہے دیوانہ بہ کہسار ہنوز) آنکھ میں کم نہ ہوئی حسرتِ دیدار ہنوز	170
۱۰۴	(نہ بندھا تھا بہ عدم نقشِ دلِ مور ہنوز) میری آنکھوں میں چمکتا ہے وہی نُور ہنوز	171
۱۰۵	(گو بیابانِ تمنّا و کجا جولانِ عجز؟) قطعہ آپؐ کا لطف و کرم ہے یہ مرا پیمانِ عجز	172
۱۰۶	(حاصلِ دل بستگی ہے عمرِ کوتہ اور بس) ہوں کھڑا پیشِ مواجہ اُنؐ کے دَر پر اور بس	173
۱۰۷	(دشتِ الفت میں ہے خاکِ کشتگاں محبوس وبس) شعر سبز گنبد ہی رہے تا زندگی مانوس وبس	175
۱۰۸	(کرتا ہے بہ یادِ بتِ رنگیں، دلِ مایوس) قطعہ یا شاہؐ جہاں عصیاں گزیدہ ہوں بچائیں	175
۱۰۹	(ہوئی ہے بس کہ صرفِ مشقِ تمکینِ بہار آتش) حضوری میں خلل انداز سارا انتظار آتش	176

۱۱۰	(بہ اقلیمِ سخن ہے جلوۂ گردِ سواد، آتش) قطعہ سوادِ شب میں ہے یوں روشنی کا اعتقاد آتش	178
۱۱۱	(جادۂ رہ خور کو وقتِ شام ہے، تارِ شعاع) ہو نہ عشقِ مصطفیؐ تو زندگی کا ہے ضیاع	179
۱۱۲	(رخِ نگار سے ہے سوزِ جاودانِ شمع) تمام رات رہی مجھ پہ مہربانِ شمع	181
۱۱۳	(عشاق اشکِ چشم سے دھوویں ہزار داغ) ماتھے پہ خاکِ طیبہ کا ہے پروقار داغ	182
۱۱۴	(بلبلوں کو دور سے کرتا ہے منعِ بارِ باغ) پھول کھلنے سے کھلے ہیں نوع بہ نوع اسرارِ باغ	184
۱۱۵	(نامہ بھی لکھتے ہو تو بہ خطِّ غبار، حیف!) پایا نہ شہرِ طیبہ سے تو نے قرار حیف	185
۱۱۶	(عیسیِٰ مہرباں ہے شفاریز یک طرف) اِلحاد کی ہے گرچہ ہوا تیز یک طرف	186
۱۱۷	(اے آرزو! شہیدِ وفا! خوں بہا نہ مانگ) طاہرؔ درِ حضورؐ سے کوئی خزانہ مانگ	188
۱۱۸	(بدر، ہے آئینۂ طاقِ ہلال) کیا ہی ذوق افزا نبیؐ کا ہے جمال	190
۱۱۹	(ہوں، بہ وحشت، انتظار آوارۂ دشتِ خیال) شاہکارِ دستِ قدرت پیکرِ حسن و جمال	192
۱۲۰	(ہر عضو غم سے ہے شکن آسا شکستہ دل) قطعہ ترکِ جہان کر کے ہوں آیا شکستہ دل	194

۱۲۱	(بہرِ عرضِ حال شبنم سے رقم ایجادِ گل) زائروں کو کر رہے ہیں ہر گھڑی دِلشادِ گل	195
۱۲۲	(گرچہ ہے یک بیضۂ طاؤس آسا تنگ، دل) پھر سے لایا ہے زباں پر نعت کا آہنگ دِل	196
۱۲۳	(اثر مندی فریادِ نارسا معلوم) ہے مصطفیٰؐ کو میری آہِ نارسا معلوم	197
۱۲۴	(ازاں جا کہ حسرت کشِ یار ہیں ہم) کرم کا رو ہ ہیں خطا کار ہیں ہم	198
۱۲۵	(یاں اشک جدا گرم ہیں اور آہ جدا گرم) حبِ شہِؐ والا میں ہے خوں اپنا سدا گرم	199

❖⑤❖⑤❖⑤❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محرّکاتِ مغلوبِ مدحت

حق جلوہ گر زِ طرزِ بیانِ محمدؐ است
آرے کلامِ حق بزبانِ محمدؐ است
غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

بلاشبہ یہ غالبؔ کی تحریر کردہ عظیم الشان نعت ہے لیکن اللہ کو مرتبہ دانِ محمدؐ کہ کر مدحت کا فریضہ بس اللہ ہی کے سپرد کر دینا قرینِ انصاف نہیں ہے۔ غالبؔ کے فارسی کلام میں اگرچہ غزل، مثنوی، قصیدہ، رباعی اور مختلف قطعات کی صورت میں حمد و نعت کے حوالے موجود ہیں لیکن اردو شاعری میں شاید ہی کچھ خیالات ہوں کہ ان کی وکالت کر کے انھیں نعتیہ اشعار ثابت کیا جا سکے۔

رحمت اگر قبول کرے، کیا بعید ہے
شرمندگی سے عذر نہ کرنا گناہ کا

غالبؔ کے دور سے اب تک سینکڑوں غالبؔ شناس اور محققینِ غالبؔ منصۂ شہود پر آ چکے ہیں جو کسی نہ کسی حوالے سے ادبی دنیا میں اسے اسم با مسمّٰی ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ فنی پہلوؤں، صنعت کاریوں، شعری موازنوں اور زبان دانی کے حوالوں سے تو شاید وہ اپنے تئیں درست بھی ہوں لیکن راقم الحروف کے پاس شاعری

کی پرکھ اور جانچ کا صرف ایک ہی معیار ہے، فقط ایک ہی کسوٹی ہے اور وہ ہے محبت و اظہارِ محبتِ رسولؐ اور بس۔۔۔

شعبہ تدریس سے وابستگی اور ادب سے دلچسپی کی بنا پر مرزا غالبؔ کی شاعری کو پڑھا اور پڑھایا بھی ہے اور ربطِ ادب کی بنا پر نسخۂ حمیدیہ، نسخۂ شیرانی اور تذکرۂ عیار الشعرا وغیرہ کا عرق ریزی سے مطالعہ بھی کیا ہے مگر بقول افتخار احمد عدنی:

> ''غالبؔ کی اردو شاعری اگر ان سے گلہ کرے جو بیچاری امراؤ بیگم کو زندگی بھر رہا تو شاید یہ کچھ بے جا نہ ہوگا۔ نہ وہ اس نیک بخت کے کہنے سے کبھی روزے نماز کی طرف مائل ہوئے اور نہ کبھی انھیں اپنی اردو شاعری کے دامن کو حمد و نعت سے پُر کرنے کا خیال آیا۔''(۱)

انسان تمام عمر ہی ارتقا کے سفر میں رہتا ہے۔ اس دوران ایک مرحلہ ایسا بھی آتا ہے:

یہ عجب مرحلۂ عمر ہے یا رب کہ مجھے
ہر بری بات بری بات نظر آتی ہے

(حفیظ جالندھری)

راقم الحروف کو خیال آیا کہ غالبؔ کی زندگی کے ارتقائی مراحل کا مطالعہ کیا جائے اور دیکھا جائے کہ اسے کہاں ''بری بات بری بات نظر آتی ہے۔'' ماہرین کسی کے

۱۔ افتخار احمد عدنی ''غالب شناسی کے کرشمے''، ص ۱۴۹

فنی، فکری اور شخصی اوصاف کا مطالعہ جب موصوف کی زندگی کو ادوار میں تقسیم کر کے کرتے ہیں تو شخصیت کی عیب پوشی اور تحسین و آفرین کے بہترین مواقع میسّر آنے لگتے ہیں۔ علامہ محمد اقبالؒ کی شاعری کا ''بانگِ درا'' سے ''بالِ جبریل'' تک کا مطالعہ بھی اسی طرح کیا گیا تو وہ اقبالؔ بے گماں اقبال نظر آنے لگے۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید کی مہربانی سے ''دیوانِ غالبؔ کامل'' مرتّبہ کالی داس گپتا رضاؔ دستیاب ہوا۔ اس دیوان میں کلامِ غالبؔ تاریخی ترتیب کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ راقم نے اس کا تمام تر مطالعہ کیا مگر وہی حسرت و تشنگی کہ کاش:

طاہرؔ جو ہوتی صحبتِ احمد رضاؒ نصیب
غالبؔ کے ساتھ ہوتا تھا مدحت شعار داغؔ

پھر ایک خوب صورت خیال نے تحریک دی کہ کیوں نہ غالبؔ کے اشعار کے ایسے مصرعے تلاش کیے جائیں کہ جن میں راقم کی تشفّی کا سامان موجود ہو۔ خوش قسمتی سے ایسے بے شمار مصرعے دریافت ہو گئے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ مدحتِ شہِؐ دین سے منسوب کیے جا سکتے تھے۔ پھر ایک اور جذبے نے تحریک دی کہ کیوں نہ ان کے ساتھ مصرعِ اولیٰ یا مصرعِ ثانی لگا کر انھیں مکمل نعتیہ اشعار میں ڈھال لیا جائے۔ خدا کی خاص رحمت اور نبیؐ کی چشمِ کرم کے صدقے اس جذبے کی عملی تشکیل ہونے لگی اور کچھ مدحی اشعار تخلیق ہو گئے:

تھا حضوری میں ہر اک دن شوقِ دیدارِ حضورؐ
''رات، دل گرمِ خیالِ جلوۂ جانانہ تھا''

سامنے روضۂ اطہر کے کھڑا ہے طاہرؔ
''چشمِ امیّد ہے، روزن ترئ دیواروں کا''

ہوا ہے آپؐ کے آنے سے وہ سماں پیدا
''زمیں سے ہوتے ہیں صد دامن آسماں پیدا''

یہی نہیں کچھ اشعار تو مکمل نعت کی صورت میں ڈھل گئے اور غالب کی غزل کے تمام مصرعوں کے ساتھ مصرع بہ مصرع نعتیں تشکیل پانے لگیں:

''نفس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ''
ہوائے شہرِ محمدؐ ہے دل کے اندر کھینچ
''کمالِ گرمیِ سعیِ تلاشِ دید نہ پوچھ''
مدینہ رو مرے ہمدم مجھے برابر کھینچ
''خمارِ منّتِ ساقی اگر یہی ہے، اسدؔ''
بطرزِ طاہرؔ خوش خُو ثنا کے ساغر کھینچ(۱)

ہیں شہرِ طیبہ کے پیشِ نظر در و دیوار
''نگاہِ شوق کو ہیں بال و پر، در و دیوار''
چھپاؤں لاکھ بھی طاہرؔ میں جوشِ حبِ نبیؐ
''حریفِ رازِ محبت مگر در و دیوار''(۲)

غالبؔ کی ایک ہی غزل (آمدِ خط سے ہوا ہے سرد جو بازارِ دوست) کے مصرع بہ مصرع تو دو نعتیں یوں تشکیل پائیں کہ پہلی نعت میں ہر مصرعِ اولیٰ غالبؔ کا اور

۱۔ یہ نعت تغلیبِ مدحت میں شامل ہے۔
۲۔ یہ نعت تغلیبِ مدحت میں شامل ہے۔

مصرعِ ثانی نعت کا جب کہ دوسری نعت میں اسی غزل کا مصرع ثانی غالبؔ کا اور مصرع اولیٰ نعت کا تخلیق ہوا:

''یہ غزل اپنی مجھے جی سے پسند آتی ہے آپ''
دوست کے اذکار سب کے سب ہوئے اشعارِ دوست
''خانہ ویراں سازیِ حیرت تماشا کیجیے''
غار کی صحبت ہے طاہرؔ معجزہ آثارِ دوست

اور

سبز گنبد کا نظارہ کیوں نہ ہو تسکینِ جاں
''مجھ کو دیتا ہے پیامِ وعدۂ دیدارِ دوست''
جب صحابہؓ کی نگاہیں بھی رہیں نعلین تک
''کون لا سکتا ہے تابِ جلوۂ دیدارِ دوست''

غالبؔ کی مذکورہ بالا مختلف غزلوں سے مصرع بہ مصرع تشکیل پانے والی نعتوں نے راقم الحروف کو تحریک دی کہ اس کی تمام اردو تخلیقات کی شعری زمینوں میں نعتیں کہی جائیں۔ چناں چہ پورے خلوص کے ساتھ محنت شروع ہوگئی اور اللہ کے لطف وکرم اور اس کے رسولؐ کی خاص رحمت سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا اور غالبؔ کی تمام غزلیات کی زمینوں پر نعتیں تخلیق ہو چکی ہیں۔ علاوہ ازیں اس کے نو (۹) قصائد، دو مثنویوں، بتیس (۳۲) رباعیات، ایک سہرا اور منتخب قطعات وفردیات کی زمینیں بھی شاملِ نعت ہو چکی ہیں۔

غالبؔ کے کچھ قطعات وفردیات ایسے ہیں جو مکمل نعتوں کی صورت میں

تشکیل پائے جب کہ کچھ شعری تحریریں ایسی ہیں جن کے موضوعات، قوافی اور ردیفوں کی نعت سے غیر مناسبت یا راقم کی طبع سے عدم مطابقت کی بنا پر یا تو احاطۂ شعر میں نہیں آئیں یا چند نعتیہ اشعار کی صورت میں تخلیق ہو سکیں۔

طوالت کی بنا پر غالبؔ کے کلام کے ادوار کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ نعتیں پانچ نعتیہ مجموعہ ہائے کلام ''مغلوبِ مدحت''، ''تغلیبِ مدحت''، ''غلاّبِ مدحت''، ''غالبِ مدحت'' اور ''غلوبِ مدحت'' کے نام سے منظرِ عام پر لائی گئی ہیں۔ زیرِ نظر تخلیق ''مغلوبِ مدحت'' میں غالبؔ کے ابتدائی دور ۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۶ء تک کی غزلوں وغیرہ کی شعری زمینوں پر لکھی گئی نعتیں شامل ہیں۔

مشورہ کرنا رسول اللہؐ کی سنت ہے اور جب مدحتِ رسولؐ کی بات ہو تو مشاورت اور زیادہ لازم ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ حضورؐ کی شان میں معمولی سی کمی بیشی بھی قابلِ گرفت ہو سکتی ہے۔ نعت میں فنی کمی کوتاہی تو نقاد کی حد تک محدود رہتی ہے اور قابلِ برداشت ہے مگر فکری نقص کا تعلق محبت اور عقائد دونوں سے ہے۔ اسی لیے راقم نے حسّاس نوعیت کے مضامین کو زیرِ قلم لانے سے پہلے نہ صرف متعلقہ کتب کا مطالعہ کیا بلکہ کہنہ مشق شخصیات سے بھی رہنمائی کے حصول کی کوشش کی۔ واجب الاحترام جناب کوثر علی نے کتاب کی تخلیق کے ابتدائی دور میں بھرپور ساتھ دیا اور راقم نے جب چاہا ان سے رہنمائی لی۔ پھر ان کی طبیعت اور ''دیوانِ غالب'' کی طوالت آڑے آنے لگی۔ اسی ابتدائی دور میں جناب ڈاکٹر ریاض مجید اور جناب محمد افضل خاکسار کی طرف سے حوصلہ افزائی بھی شاملِ حال رہی۔ بعد ازاں تخلیق کا یہ سفر اللہ تعالیٰ کی خاص کرم نوازی اور محبتِ رسولؐ کی بیش بہا رحمت سے راقم نے جاری و ساری

رکھا۔ بالآخر مذکورہ پانچوں کتب مکمل ہوگئیں۔ ان کی فکری و فنی جانچ پرکھ اور پروف ریڈنگ کے لیے راقم کو ایسے دوست کی تلاش تھی جو خلوص اور محنت کے ساتھ بھرپور وقت عنایت کر سکتا۔

خوش قسمتی سے اپنے ہی قبیلے ''بزمِ معینِ ادب، فیصل آباد'' کے دیرینہ دوست اور زبدۃ الحکما استاذ الشعرا جناب حبیب العیشی کے تلمیذِ رشید جناب حکیم ارشد محمود ارشد میسّر آ گئے۔ موصوف نے اس کارِ عظیم کا صدقِ دل سے بیڑہ اٹھایا۔ ''کرونا'' وبا کی وجہ سے لاک ڈاؤن تھا اور فرصت کے اوقات میسّر تھے، دن بھی ہمارے تھے اور راتیں بھی، چنانچہ: ''خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو'' والا معاملہ ہو گیا۔ اکثر یہ ہوا کہ عشاء کی نماز کے بعد موبائل فون پر رابطہ شروع ہے اور نشست جاری ہے، یہاں تک کہ تہجد کا وقت ہو گیا۔ دوسری نشست پھر سے گیارہ بجے کے قریب شروع ہوئی اور ظہر، عصر کے وقفوں کے ساتھ جاری رہی۔ یہ سلسلہ رمضان المبارک سمیت تقریباً تین مہینوں پر محیط ہے جو راقم کی تین سالوں کی محنت و عرق ریزی کی ایک طرح تلخیص بھی ہے۔ کتابوں کے یہ نام بھی اسی باہمی مشاورت سے سامنے آئے اور جناب پیر سیّد مختار گیلانی (میاں چنوں) کی مہرِ تصدیق سے طے پائے۔ جناب حکیم ارشد صاحب کے مشوروں سے بہرہ اندوز ہونا بار آور ثابت ہوا اور یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ انھیں صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ جناب محمد اویس ازہؔر مدنی شہرِ نعت فیصل آباد کے وہ نوجوان نعت گو ہیں جنھیں اس شہر کا بجا طور پر تابناک ادبی مستقبل کہا جا سکتا ہے۔ مذکورہ تمام کتب کی نہایت عرق ریزی سے پروف ریڈنگ کرنا انھی کا خاصہ ہے، ایک ایک لفظ پر

نظر، تراکیب کا جائزہ اور اور فنی وفکری پہلوؤں تک کو سامنے رکھ کر اشعار کو پڑھنا یقیناً قابلِ تحسین ہے۔ جناب منظر پھلوری کا شکر گزار ہوں کہ وہ راقم کا کلاس فیلو، ایوارڈ فیلو اور کسی حد تک پیر فیلو بھی ہے۔ منظرؔ صاحب خود بھی کمال کے آدمی ہیں اور طاہر محمود طاہرؔ سمیت ان کے شاگردوں کی فوج ظفر موج بھی۔ کتب کی تخلیق کے دوران کئی نعتوں میں ان کی بھرپور داد و تحسین مہمیز کا کام دیتی رہی۔ اللہ انھیں جزا دے کہ ان کے توسّل سے جناب پیر سیّد مختار گیلانی کی گراں قیمت حوصلہ افزائی اور دعائیں ہمہ دم میرے ساتھ رہیں۔ حضرت پیر گوہر عبدالغفار علیہ الرحمہ اور حضرت پیر محبوب عالم شاہ علیہ الرحمہ کے فیضانِ نظر کا ممنون اور احسان مند ہوں، پیر آصف بشیر چشتی اور فقیرِ مصطفیٰ امیر نواز امیر کی باتیں اور نعتیں ہمیشہ یاد رہیں گی۔ والدین علیہما الرّحمہ کی یادیں، احسانات اور خیر خواہیاں راقم کا ناقابلِ فراموش اور بے بدل اثاثہ ہیں۔ اہلِ خانہ ہر نعت کے اوّلین سامع رہے، ان کی حوصلہ افزائی، مشاورت، تعاون اور ضروریات و سہولیات کی فراہمی لائقِ صد ستائش ہے۔ میں اُن کا ممنون بھی ہوں اور ان کی دنیوی و اخروی زندگی کی کامیابی کے لیے اللہ کے حضور دعا گو بھی ہوں۔

مذکور بالا تمام افراد سمیت جملہ احباب کا شکر گزار ہوں اور ان کی دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے دعا گو ہوں۔

نہیں ہے مفتخر دل ہی مرا ''مغلوبِ مدحت'' پر
عجب کیفِ ثنا میں محو رہتا ہے مرا خامہ

پروفیسر محمد طاہر صدیقی
Mob:03217645060

عرضِ احوال

مغلوبِ مدح و نعت جو غالبؔ شناس ہے
ہر اک کلام میں اُسے مدحت کا پاس ہے

غالبؔ کے ہر کلام کی تزئین یوں ہوئی
سرکارؐ کے حضور سراپا سپاس ہے

مقبول ہو گی میری مساعی یہ نعت کی
اُس بارگاہِ عالی مکرّم سے آس ہے

فصلِ خیال بوئی ہے جس کی زمین میں
آلِ نبیؐ کے باغ کی اس میں بھی باس ہے

غالبؔ کی ہر غزل سے ہے کارِ ثنا لیا
اب کے تجلّیوں کے سخن آس پاس ہے

ہیں آپؐ کی ثنا سے یہ سب کامرانیاں
وصّاف کو حضورؐ کی مدحت ہی راس ہے

ایسے ہی اس کلام کو عظمت نہیں ملی
ہر شعر ہی کی عشقِ محمدؐ اساس ہے

ہے اوڑھنا بچھونا مدینہ ہی اب مرا
خاکِ درِ رسولؐ ہی میرا لباس ہے

دل کو قرار دید سے بخشیں گے ایک دن
واقف ہیں آپؐ دل مرا کتنا اداس ہے!

ہر لمحہ مجھ کو لطفِ فراواں ملے حضورؐ!
ہر پل ہی میری آپؐ سے یہ التماس ہے

ہاتھوں سے اپنے ساقیِؐ کوثر کریں عطا
تسکینِ جامِ عشق کی خواہاں یہ پیاس ہے

مدحِ رسولِ پاکؐ کے ہر حرف و صوت کا
طاہرؔ صریرِ خامہ سے اب انعکاس ہے

(پروفیسر محمد طاہرؔ صدیقی)
03217645060
03338369910

تحسینِ مدحت

طرفہ تر اسلوب سے ہے تُو ثنا گستر ہوا
آفریں طاہرؔ! کہ وقفِ مدحِ پیغمبرؐ ہوا

نسبتِ صدیقیت کی فیض بخشی سے تجھے
مکتبِ حبِّ نبیؐ کا ہر سبق ازبر ہوا

پیروکارِ کعبؓ و حسّانؓ و بوصیریؒ مرحبا!
تُو کہ محوِ مدحِ حسنِ شاہِؐ بحر و بر ہوا

دلکشا و دلربا و دلنشین و دلپذیر
خوب اندازِ ثنائے ساقیِؐ کوثر ہوا

چن کے نعتوں کے لیے غالبؔ کی غزلوں کی زمیں
واہ تُو عہدہ بر آئے کارِ مشکل تر ہوا

صورتِ ''مغلوبِ مدحت'' تیرا ہر نوری سخن
روکشِ تابائِ مہر و مہ و اختر ہوا

قدسیوں پر جب کھلے اس کے مفاہیمِ جمال
تیرے خامے پر فدا جبریلؑ کا شہپر ہوا

بالیقیں اعزاز نعت، اعزازِ نسبت، قصدِ نعت
اور اعزازِ حضوری سے تو نیک اختر ہوا

مخزنِ لعل و یواقیتِ معانی کا نقیب
ہر ورق جوں معدنِ گنجینۂ گوہر ہوا

عنبریں فکرِ ثنا اور زعفرانی جذب و شوق
تجھ کو یہ نسخہ بڑھاپے میں شباب آور ہوا

ہو مبارک تجھ کو عشقِ والیِ کون و مکاں
تیری قسمت میں ہے ظلِّ گنبدِ اخضر ہوا

ساتھ ارشدؔ کو بھی رکھنا حشر کے میدان میں
جب جزائے نعت سے طاہرؔ تو بہرہ ور ہوا
(حکیم ارشد محمود ارشدؔ)

کوثرِ نعت

لفظوں کی ترے پاؤں میں زنجیر نہیں ہے
تجھ جیسا کوئی صاحبِ تحریر نہیں ہے

طیبہ کے مصوّر تری تحریر کی کیا بات
بے رنگ تری کوئی بھی تصویر نہیں ہے

طاہرؔ! جو تری نعت نگاری کا ہے منکر
سمجھو اسے اندازۂ تعبیر نہیں ہے

ہیں نقد و نظر کے تجھے معیار ودیعت
ہے کلکِ ثنا ہاتھ میں، شمشیر نہیں ہے

ہر بات تری دل پہ اثر رکھتی ہے طاہرؔ
دیکھی یہ کسی اور میں تاثیر نہیں ہے

یہ انؐ کی عطا ہے کہ جسے چاہیں نوازیں
اچھوں کو کہوں اچھا یہ تقصیر نہیں ہے

باطن ہے ترا عشقِ محمدؐ سے منوّر
ہر اک کو عطا ہوتی یہ تنویر نہیں ہے

سن کر تجھے سب رہتے ہیں ماحولِ ثنا میں
کچھ اس سے بڑا حاصلِ توقیر نہیں ہے

عزّت ہے تجھے نعتِ پیمبرؐ نے عطا کی
اب تجھ کو کوئی حاجتِ تشہیر نہیں ہے

عظمت ہے تمھاری کہ مجھے پیار ہو کرتے
کوثرؔ تو کوئی میر تقی میرؔ نہیں ہے
(کوثرؔ علی)

جذبِ دروں

ہے خوب یہ اشارہ ترے سوز و ساز کا
تو آشنا ہے عشق و محبت کے راز کا

مدحت میں مثلِ مطلعِ صبحِ بہار تو
تجھ پر کرم ہے خاص ترے کار ساز کا

ہے کیفِ خاص نعت کے سارے کلام میں
مخبر ہے جو شگفتنِ گلہائے ناز کا

مغلوبِ مدحتِ شہِ والاؐ کا ہر سخن
بابا! بنے سبب تری عمرِ دراز کا

باتوں سے تیری اب بھی ہویدا ہے لطفِ شوق
اب بھی وفور ہے اسی سوز و گداز کا

تو آج بھی ہے روضۂ اقدس کے سامنے
آنکھوں میں کیف آپؐ کی ہے نگہِ ناز کا

کرتا ہے یوں صہیبؔ تمام اپنی عرضداشت
تو ہے امین ایک، سخن ہائے راز کا
(صہیب احمد)

شکرِ مالک

شکر مالک کا وہ ساری زندگی کرتے رہے
نعت لکھ لکھ کر خدا کی بندگی کرتے رہے

سنّتِ حسّانؓ کی طاہرؔ پیروی کرتے رہے
یوں عبادت خالقِ کونین کی کرتے رہے

انتخابِ کلّیاتِ حضرتِ غالبؔ کیا
اس کو پھر مائل بہ توصیفِ نبیؐ کرتے رہے

جس زمیں میں روشنی آتی نہ تھی ہم کو نظر
آپ اس میں نعت کہ کر روشنی کرتے رہے

طرزِ غالبؔ میں بھی کوشش نعت کی ہوتی رہی
اور غزل سے ہر گھڑی پہلو تہی کرتے رہے

جن زمینوں میں غزل کہنا تھا اک کارِ محال
آپ آسانی سے واں مدحت گری کرتے رہے

معنیِ شعر و سخن کا آپ کے دیوان سے
اکتساب اکثر مجھ ایسے مبتدی کرتے رہے

خوب ہے "مغلوبِ مدحت" بختِ طاہرؔ میں ہوئی
ورنہ ازہرؔ سعیِ مدحت اور بھی کرتے رہے
(محمد اویس ازہر مدنی)

تحفۂ آخرِ شب

شب کے آخر میں کہ جب نالہ رسا ہوتا ہے
تو نے کس شوق سے یاد اُنؐ کو کیا ہوتا ہے

تیز رو پیچھے ترے ایسے میں رہ جاتا ہوں
''سست رو جیسے کوئی آبلہ پا ہوتا ہے''

لگ کے رہتا ہے جو طاہرؔ تو نبیؐ کے در سے
میری سرکارؐ سے پھر خوب عطا ہوتا ہے

ہو کے مغلوبِ ثنا تجھ کو ملا ہے غلبہ
ہر سخن نسبتِ آقاؐ سے بڑا ہوتا ہے

جس سے راضی مرے سلطانِ زماں ہوتے ہیں
راضی بس اس سے مرا ربِ علیٰ ہوتا ہے

کیفیت نعت کے شعروں کی بیاں ہو کیسے
جیسے ہر شعر حضوری میں کہا ہوتا ہے

گھیر لیتا ہے اسے ہالۂ رحمت انؐ کا
حبِ احمدؐ میں جو سر گرمِ ثنا ہوتا ہے

قابلِ فخر ہیں جتنے بھی ثنا خوان منیرؔ
ایسے احباب میں طاہرؔ بھی کھڑا ہوتا ہے

(میاں منیر احمد منیرؔ)

ریاضِ مدحت

کتنے اچھے ہیں جو آقاؐ کی ثنا کہتے ہیں
ایسی نعتوں کو وہ مالک کی عطا کہتے ہیں

لکھی طاہرؔ نے بہت خوب ثنائے آقاؐ
دیکھیے اہلِ ثنا اور بھی کیا کہتے ہیں

روح طاہرؔ کی ہوئی نعتِ نبیؐ سے منسوب
اس لیے نعتِ نبیؐ سب سے جدا کہتے ہیں

لکھی غالبؔ کی زمینوں میں عجب مدحِ نبیؐ
مرحبا صلِّ علیٰ اہلِ وفا کہتے ہیں

دیکھیے لاتی ہے سرکارؐ کی مدحت کیا رنگ
ہم تو ہر نعت کو انعامِ خدا کہتے ہیں

شکر صد شکر ہوا اپنا بھی انجام بخیر
ہم دمِ نزع بھی آقاؐ کی ثنا کہتے ہیں

آپؐ سے ہٹ کے بھلا قبلہ کہاں ڈھونڈیں گے
روضۂ پاک کو ہم قبلہ نما کہتے ہیں

حافظؒ و سعدیؒ و جامیؒ بھی ہوئے راضی ریاضؔ
لوگ ہر شعر پہ طاہرؔ کو بجا کہتے ہیں
(پروفیسر ریاض احمد قادری)

مناظرِ مدحت

محمدؐ کی ہر دم یہ رحمت سلامت
رہے گی ازل تا قیامت سلامت

محبّت کی تصویریں آراستہ ہیں
ولاؤں کی دائم ہے صورت سلامت

جو طاہرؔ نے ''مغلوبِ مدحت'' کہی ہے
ثنائے محمدؐ کی نعمت سلامت

نگارش کی ہے ابتدا انؐ کی مدحت
نگارش کی ہر اک نہایت سلامت

سنائے جو ''مغلوبِ مدحت'' سے نغمے
صدا آئی طاہرؔ سلامت سلامت

جو ''مغلوبِ مدحت'' مکمل ہوئی ہے
طباعت سلامت اشاعت سلامت

نہیں خوف محشر کا کوئی بھی دل میں
ہے دل میں امیدِ شفاعت سلامت

قرینے جھلکتے سخن در سخن ہیں
بصیرت سلامت بصارت سلامت

ہمیں حبِّ آقاؐ ہی کافی ہے منظرؔ
عقیدت سلامت اطاعت سلامت

(منظرؔ پھلوری)

فروزاں سوچیں

جب خیالِ نعت میں سوچیں فروزاں ہو گئیں
نور سے روشن نگاہیں نور افشاں ہو گئیں

کوششِ پیہم تھی جو طاہرؔ کو عزّت دے گئی
خوش نصیبی کی بہاریں گل بداماں ہو گئیں

نعت کے پیکر میں جب حسنِ تغزّل ڈھل گیا
کوششیں ''مغلوبِ مدحت'' میں نمایاں ہو گئیں

کیا ہوئیں قربان سانسیں آمنہؓ کے لعل پر
دھڑکنیں بھی مدحتِ آقاؐ کا عنواں ہو گئیں

عظمت و پائندگی ٹھہری جو طاہرؔ کا نصیب
قوّتیں فکر و نظر کی محوِ امکاں ہو گئیں

کامیابی غیر ممکن تھی عطاؤں کے بغیر
نعتیں ذہنِ سخن ور پر فراواں ہو گئیں

کلکِ طاہرؔ یوں زمینِ شعر پر غالب ہوا
غزلیں غالبؔ کی پیمبرؐ کی ثنا خواں ہو گئیں

نعت کے قالب میں غالبؔ کی ہیں غزلیں کیا ڈھلیں
اک سخن ور کے لیے بخشش کا ساماں ہو گئیں

کوثریؔ طاہرؔ نے آقاؐ پر بھروسہ کر لیا
انؐ کی نظریں ہر پریشانی کا درماں ہو گئیں

(علامہ طالب کوثریؔ)

مدینہ چاہیے

نورِ ازلی کا اجالا چاہیے
رو برو ہر سو مدینہ چاہیے

سانس ہر دم یاد سے مخمور ہو
یا نبیؐ سے دل دھڑکنا چاہیے

آپؐ کی چشمِ عنایت کا سخی!
دونوں عالم میں سہارا چاہیے

غم زدوں کی سرپرستی کو حضورؐ!
آپؐ کا دستِ مسیحا چاہیے

گر میسّر ہو سکے آہِ سحر
اپنے عصیاں کا مداوا چاہیے

خواب میں جلوت گہِ تنویر کا
سیّدی! پھر سے نظارا چاہیے

دل کی چاہت ہے، لوائے حمد کا
روزِ محشر سر پہ سایہ چاہیے

خواہشِ دیدارِ آقاؐ ہے بجا
اپنی صورت کو بھی دیکھا چاہیے

معترف ''مغلوبِ مدحت'' کے ہیں ہم
نعت کا یوں بول بالا چاہیے

''شہرِ نعت'' مصطفیؐ میں نعت کا
نقش ایسا ہی اتارا چاہیے

نسبتِ صدّیقؓ کا رکھا بھرم
دل صداقت سے مجلّٰی چاہیے

دیتا ہوں راضی دعا طاہرؔ! ترے
جاگزیں ہر سو مدینہ چاہیے

(ناصر حسین راضیؔ)

حمد

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(بہ رہنِ شرم ہے، باوصف شوخی، اہتمام اس کا)

زمیں سے عرش تک ہر کام میں ہے اہتمام اس کا
نوازش ہر طرف اس کی، ہے سب پہ لطف عام اس کا

ہے راتوں کی سیاہی میں چراغاں چاند تاروں سے
مکمل ہر جہت سے ہے یہ روشن انتظام اس کا

فضاؤں میں ہے ہر سو جلوۂ ذاتِ خداوندی
ہوا کے دوش پر ہے ابر، بے پردہ خرام اس کا

گھٹن میں وہ ہواؤں سے سکینت بخش دیتا ہے
درختوں کے ہے برگ و بار میں دستِ سلام اس کا

نوازا ہے رسولِ پاکؐ کی رحمت سے ہم سب کو
عیاں جس رحمتِ عالم سے ہے لطفِ دوام اس کا

نہیں کچھ بولتا ہادی بجز حکمِ خداوندی
ہماری زیست کا ہے رہنما ہر دم کلام اس کا

کرم سے اس کے طاہرؔ میکدہ آباد ہے ہر دم
''بھرے پیمانۂ صد زندگانی ایک جام اس کا''

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مسدس محذوف
(ایک دن، مثلِ پتنگِ کاغذی)

رحمتِ شاہِؐ زمن ہے دائمی
زندگانی ہے اگرچہ عارضی

ذکرِ آقاؐ سے مزیّن ہے زباں
نعت ہے میری زباں کی ترجماں

کیفِ ایماں کی ہے دولت مل گئی
کملی والے کی ہے چوکھٹ مل گئی

رحمتوں کی آ گئی ہیں ساعتیں
رنگ لائی ہیں ہماری چاہتیں

تیرہ چشموں کی بصارت ہے یہاں
بے بصر دل کی بصیرت ہے یہاں

زائروں کو ہے سہولت خلد کی
بے قراروں کو سکینت خلد کی

بارگاہِ مصطفیٰؐ میں گم ہوا
ہر کوئی ہے غرقِ عشقِ مصطفیٰؐ

راحت و رافت کی ہے یہ سرزمیں
ارضِ طیبہ پر ہے جنّت ہر کہیں

ہے صداقت بھی عدالت بھی یہاں
ہے سخاوت بھی شجاعت بھی یہاں

ہر طرف سرکارؐ کی ہیں محفلیں
ہیں درودوں کی ہر اک سو نکہتیں

روضۂ سرکارؐ کا منظر کھلا
جشن ہے انوار کا ہر سو بپا

دور ہیں غم جالیوں کے سامنے
آنکھ ہے نم جالیوں کے سامنے

دل ہیں انؐ کے درد سے آباد سب
انؐ کی نعتوں سے ہوئے دلشاد سب

آبِ زمزم کی ہیں لہروں کے مزے
حوضِ کوثر کی ہیں موجوں کے مزے

شاہِؐ دیں کا آستاں ہے روبرو
جانیے کہ لامکاں ہے روبرو

جنت الفردوس میں داخل ہوا
شہرِ طیبہ ہے مری منزل ہوا

سبز گنبد سے ملی ہے تازگی
زندگی میں ہے بہارِ زندگی

جلوۂ محمودؐ طاہرؔ مل گیا
گوہرِ مقصود طاہرؔ مل گیا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نوٹ: یہ نعت غالبؔ کی تحریر کردہ پہلی مثنوی کی زمین پر کہی گئی ہے۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(پھرا آسیمہ سر، گھبرا گیا تھا جی بیاباں سے)

ہوئی خاکِ مدینہ مس جو کفشِ شاہِؐ خوباں سے
گلستاں میں ہوئی تبدیل وہ مٹی بیاباں سے

غلاموں کی ہے ساری زندگانی انؐ کے قدموں میں
بجز خوشنودیِ آقاؐ نہ چاہیں کچھ وہ یزداں سے

ازل کی بے قراری تھی، مدینے میں جو پہنچا دل
''تو یہ رویا کہ جوئے خوں بہی پلکوں کے داماں سے''

غلام انؐ کا ہوں وہؐ چارہ گری کرتے ہیں مشکل میں
ہیں آقاؐ واقفِ احوالِ موجِ آہِ سوزاں سے

محبت سرورِؐ کون و مکاں کی اصل ایماں ہے
ہے پائی دولتِ ایمان ہم نے جن کے داماں سے

ہے مضمر اتباعِ مصطفیٰؐ میں مغفرت اپنی
یہ نکتہ کامیابی کا ہے ثابت نصِ قرآں سے

ریاض الجنّہ کی حاصل بہاریں ہیں جنھیں ہر دم
بھلا کیا کام ان کو نو بہارِ باغِ رضواں سے

ہیں عشقِ شاہؐ کے مظہر مضامینِ ثنا طاہرؔ
ہو آغازِ سُخن سرکارؐ کی مدحت کے عنواں سے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

بحر: رمل مثمن محذوف رمقصور

(یوں کہا ''آتی نہیں کیوں اب صدائے عندلیب)

ہیں عیاں نغماتِ مدحت از صدائے عندلیب
یوں تصوّر شہرِ طیبہ کا دلائے عندلیب

پھول سے وابستگی کا راز بتلاتا ہے وہ
سبز گنبد کی طرف نظریں جھکائے عندلیب

ربط ہے سرکارؐ ہی سے خالق و مخلوق کا
انتہائے معرفت کے گیت گائے عندلیب

بلبلِ طیبہ کی اصلِ آشنائی کیا کھلی
پھول خود بھی ہو گئے ہیں آشنائے عندلیب

ابتدائے عشق میں ہے جاں سپاری کی تڑپ
جانے کیسی ہو گی طاہرؔ انتہائے عندلیب

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نیازِ عشق خرمن سوز اسبابِ ہوس بہتر)

مجھے شہرِ مدینہ میں ہے جینے کی ہوس بہتر
زمانے کے گلوں سے ہیں وہاں کے خار وخس بہتر

فزوں ہے ذائقہ ان کا زمانے بھر کے ہر پھل
سے
مدینے کی کھجوروں کا عسل سے بھی ہے رس بہتر

مرے نزدیک اورنگِ سلیماںؑ تھام لینے سے
سنہری جالیوں سے ہے جبیں کا ہونا مس بہتر

یہی ہے حرفِ آخر ، فیصلہ ہے اک یہی دل کا
انھیؐ کا دو جہاں میں ہو کے رہنا ہی ہے بس بہتر

وہ طاہرؔ سانس بہتر ہے جو ہو محوِ ثنا ہر دم
جو چھیڑے نغمۂ مدحت وہی تارِ نفس بہتر

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلُن
بحر: رمل مثمن سالم مخبون محذوف
(یاد آیا جو وہ کہنا کہ نہیں، واہ غلط)

راہِ طیبہ سے الگ مجھ کو ہے ہر راہ غلط
ماسوا آپؐ کی چاہت کے ہے ہر چاہ غلط

داد بس وہ ہے جو آقاؐ کی ثناؤں پہ ملے
آفریں ورنہ غلط ہے، جو کہو واہ غلط

ہے غرض مجھ کو فقیری سے شہِ والاؐ کی
غیر کہتے ہیں تو کہتے ہی رہیں خواہ غلط

منکشف فیضِ وسیلہ جو ہوا منکر پر
ہر گماں اس کا ہوا مثلِ پرِ کاہ غلط

جب تلک آپؐ کے انوار سے کاسہ نہ بھرا
مہر بے نور رہا اور رہا ماہ غلط

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف رمقصور
(آئے ہیں پارہ ہائے جگر درمیانِ اشک)

ہے حالِ دل کا آئنہ میرا بیانِ اشک
رکتی نہیں ہے پیشِ مواجہ زبانِ اشک

دریا امنڈتا جاتا ہے کیا فرطِ شوق سے
طوفانِ اشک ہے یہ مرا ترجمانِ اشک

رستہ بتا رہا ہے مجھے شہرِ شاہؐ کا
بنتا ہے دستگیر مرا کاروانِ اشک

کشتِ رجائے دید کو کرتا ہے آبیار
بھیجا ہے یادِ شاہؐ نے آبِ روانِ اشک

طاہرؔ دوام بخش ہے کیا اس کی آب و تاب
نیرنگیِ حیات ہے یہ گلستان اشک

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(نسخۂ سوزشِ دل، درخورِ عتّاب نہیں)

دوریِ شہرِ مدینہ کی ہمیں تاب نہیں
اب حضوری کے سوا دل میں کوئی خواب نہیں

علم کا شہر زمانے میں کوئی اور کہاں
علم کے باب سا دنیا میں کہیں باب نہیں

"گلشنِ ہستیِ عالم، ہے دبستانِ نشاط"
بھولا انسان اگر عشق کے آداب نہیں

نور افشاۓ الطافِ محمدؐ کے بغیر
مہر میں تاب نہیں ، جلوۂ مہتاب نہیں

اذنِ شہکارِ نبوّت کا فقط ہوں طالب
اور درکار حضوری کو تو اسباب نہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(آنسو کہوں کہ آہِ سوارِ ہوا کہوں)

آقاؐ کی ہر عطا کو میں رب کی عطا کہوں
کہتا ہے کیف مجھ سے کہ دل کا کہا کہوں

میری طلب سے بڑھ کے ہیں جب انؐ کی رحمتیں
مَیں کیوں نہ اُنؐ کو ناز سے خیر الوریٰ کہوں

فیضان سے ہیں آپؐ کے روشن دل و نگاہ
بھیجوں درود آپؐ پہ صلِّ علیٰ کہوں

انؐ کی محبتوں میں لٹائے جو جان و دل
اس شخص کو میں فقر کا روشن دیا کہوں

بن مانگے میرے آقاؐ جو بھرتے ہیں جھولیاں

ایسی سخاوتوں کو میں نازِ سخا کہوں

ہر نام میں ہے آپؐ کے انوار کا ظہور
میں مجتبیٰؐ کہوں انھیں یا مصطفیٰؐ کہوں

احسان ہے کہ ہالۂ رحمت میں ہوں سدا
رحمت صفات کیوں نہ انھیںؐ میں سدا کہوں

طاہرؔ خدائے پاک کی جب ہو عطا کی بات
کیوں کر نہ مصطفیٰؐ کی مَیں اُس پل ثنا کہوں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع
(مجلسِ شعلہ عذاراں میں جو آ جاتا ہوں)

جب تصوّر میں مدینے کو چلا جاتا ہوں
انؐ کی توصیف میں گم ہو کے اڑا جاتا ہوں

''ہووے ہے، جادۂ رہ، رشتۂ گوہر ہر گام''
جس گزرگاہِ مدینہ میں بھی مَیں جاتا ہوں

جب بھی جاتا ہوں مواجہ پہ حضوری کے لیے
بن کے بس صلِّ علیٰ کی میں صدا جاتا ہوں

دوریِ شہرِ نبیؐ مجھ کو جو تڑپاتی ہے
باپ کے پاس لیے عرضِ دعا جاتا ہوں

خائفِ تیرگیِ قبر نہیں ہوں طاہرؔ
اپنے ہمراہ لیے انؐ کی ضیا جاتا ہوں

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف
(دیکھتا ہوں اسے، تھی جس کی تمنّا مجھ کو)

خواب میں آئی نظر خلدِ تمنّا مجھ کو
شہرِ طیبہ ہے دِل و جان سے پیارا مجھ کو

ذکرِ سرکارؐ دو عالم ہے مرے دِل کا سرور
حبِّ احمدؐ سے مِلا دید کا مژدہ مجھ کو

میری ہر حال میں وہ چارہ گری کرتے ہیں
گرنے دیتا ہی نہیں انؐ کا سہارا مجھ کو

سایۂ گنبدِ خضریٰ ہے خدا کی رحمت
جس کے انوار نے اندر سے سنوارا مجھ کو

انؐ کے قدموں میں رکھا سر تو کہا یہ دل نے
اے خوشا بخت! ملا اوجِ ثریّا مجھ کو

روح پہنچے گی مری جسم سے پہلے طیبہ
میرے آقاؐ نے کیا جب بھی اشارہ مجھ کو

جب بھی پڑھتا ہوں میں قرآن تو آتا ہے نظر
سطحِ قرطاس پہ وہ نور سراپا مجھ کو

تیرہ بختی کو مٹا سکتا ہے جلوہ انؐ کا
راز کی بات بتاتا ہے سویرا مجھ کو

انؐ کا دیدار ہی تکمیل کرے گا میری
میرے آقاؐ نہیں چھوڑیں گے ادھورا مجھ کو

حبِّ سرکارِؐ مدینہ کے وسیلے کے سبب
کس قدر خوب ملا نعت کا تحفہ مجھ کو

کیسے سرکارؐ نے تجھ کو ہے نوازا طاہرؔ
واقعہ خوب سنا پورے کا پورا مجھ کو

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(شمشیرِ صافِ یار، جو زہراب دادہ ہو)

الطاف جب حضورؐ کے حد سے ہوں ماورا
انؐ کے کرم کی آس نہ کیوں کر زیادہ ہو

نانا نبیؐ ہو جس کا ، علیؓ جس کا پدر ہو
شبّیرؓ جیسا کون سخی شاہ زادہ ہو

ایک اِک صحابی اُنؐ کا ہے حق دار خُلد کا
بوبکرؓ ہو ، عمرؓ ہو ، علیؓ ہو ، قتادہ ہو

طیبہ بُلا ہی لیتے ہیں سُلطانِ دو جہاں
لیکن اگر فقیر کا پُختہ ارادہ ہو

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ہنستے ہیں، دیکھ دیکھ کے، سب، ناتواں مجھے)

ہر نعت کی زمین ہے باغِ جناں مجھے
ملتا ہے خوب کیفِ ثنا جاوداں مجھے

طاعت مرے حضورؐ کی تسکین کار ہے
رکھتی ہر ایک حال میں ہے شادماں مجھے

چشمِ کرم حضورؐ کی ہے رحمتِ خدا
بخشی ہے جس نے راحتِ ہر دو جہاں مجھے

ہے فیض یابِ لمسِ کفِ پائے مصطفیٰؐ
طیبہ کا ذرّہ ذرّہ ہے جانانِ جاں مجھے

رہتی ہے تر بہ تر یہ ثنائے رسولؐ سے
بخشی مرے خدا نے ہے ایسی زباں مجھے

ہوں جان و دِل سے آپؐ کے الطاف پر فدا
رکھا بنا کے آپؐ نے ہے میہماں مجھے

اکسیر بہرِ قوّتِ اعصاب ہے ثنا
طاہرؔ نبیؐ کی نعت ہوئی زعفراں مجھے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(دیکھ وہ برقِ تبسّم، بس کہ، دل بے تاب ہے)

یا نبیؐ در آپ کا قسمت کو فتح الباب ہے
ہو عطا اذنِ حضوری دل بہت بے تاب ہے

پھوٹتا ہے نور ہر شے سے مدینے کی مدام
ذرّہ بھی شہرِ نبیؐ کا گوہرِ نایاب ہے

آپؐ کے افکار نے سیراب دل کو یوں کیا
روح بھی شاداب ہے اور جسم بھی شاداب ہے

آپؐ کی صورت نے بخشا ہے جمالِ زندگی
آپؐ کی سیرت نے بخشا مخزنِ آداب ہے

آپؐ کی ہستی ہے وہ بارانِ رحمت دہر میں
جس سے طاہرؔ سرزمینِ دو جہاں سیراب ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(اک گرم آہ کی، تو ہزاروں کے گھر جلے)

حائل ہے حاضری میں جو میری وہ ڈر جلے
طیبہ سے دور لے کے جو جائے ڈگر جلے

تڑپا تو ہو گا کرب سے تو بھی اے آسماں
جب کربلا میں آلِ محمدؐ کے گھر جلے

اِک وہ کہ ہیں حضوری طیبہ میں رات دِن
اِک ہم کہ جن کے ہجر میں قلب وجگر جلے

جس کو ثنا سے کام ہو اس کو ملے جِلا
خواہاں جو مال و زر کا ہو، ایسا ہنر جلے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

قطعہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف

(زخمِ دل تم نے دکھایا ہے، کہ جی جانے ہے)

ہجر نے دن وہ دکھایا ہے کہ جی جانے ہے
رات دن ایسے رلایا ہے کہ جی جانے ہے

گنبدِ سبز سے ہٹتی نہیں آنکھیں میری
دل نے وہ لطف اٹھایا ہے کہ جی جانے ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

قطعہ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون مشعت محذوف
(کہ روئے غنچۂ گل سوئے آشیاں پھر جائے)

ذرا بھی شہرِ نبیؐ سے اگر گماں پھر جائے
رہیں حضورؐ ہی پیشِ نظر جہاں پھر جائے

اگر ہو قبلہ بدلنے کا انؐ کے دل میں خیال
مکاں ہی صرف نہیں ساتھ لامکاں پھر جائے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(بتو! توبہ کرو، تم کیا ہو؟ جب ادبار آتا ہے)

مدینے کی طرف زائر اگر اک بار آتا ہے
پھر اس کے ذہن میں، دل میں کہاں گھر بار آتا ہے

زمانے بھر کی ہر نعمت میسّر ہے مدینے میں
ہر اک کے آگے دسترخوانِ خلد آثار آتا ہے

صحابہؓ سرورِؐ عالم کے سب رخشندہ تارے ہیں
جسے دیکھیں، نظر اک دلکشا کردار آتا ہے

میں مفلس کیا اگر جلوہ کناں محبوبِؐ عالم ہو
''تو یوسفؑ سا حسیں، بکنے سرِ بازار آتا ہے''

محبت کا تقاضا ہے رسالت کے عقیدے میں
نظر مومن اسی سے صاحبِ کردار آتا ہے

قدم لغزیدہ، دل لرزاں، خمیدہ ہوں نگاہیں بھی
رسولِ پاکؐ کا جب سامنے دربار آتا ہے

جو شائع ہوتے ہیں طاہرؔ مضامیں انؐ کی سیرت کے
سبھی پڑھتا ہوں گھر میں جب نیا اخبار آتا ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن
بحر: جمیل مثمن سالم
(ہوس نہ رہ جائے کوئی باقی، گناہ کیجے، تو خوب کیجے)

مجبتوں سے بیان اوصافِ شاہ کیجے تو خوب کیجے
وہ چاہتوں کا بھرم ہیں رکھتے جو چاہ کیجے تو خوب کیجے

وہ اپنی امّت کو بخشوانے کا خوب مژدہ سنا چکے ہیں
بروزِ محشر بھی انؐ سے عرضِ پناہ کیجے تو خوب کیجے

متاعِ قلب و جگر لُٹا کر براہِ عشقِ رسول اکرمؐ
وفائے شاہِؐ زمن کی پُختہ جو راہ کیجے تو خُوب کیجے

بجاہِ ربِ عُلا کرم ہو جزا کے دن اے شفیعِؐ محشر!
شفاعت اُمّت کی بہرِ عفوِ گناہ کیجے تو خوب کیجے

ہیں طاہرؔ انؐ کے جلو میں کرنیں ہیں کہ سراجِ منیر آقاؐ
دِلوں کو نورِ نبیؐ کی آماجگاہ کیجے تو خوب کیجے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: خفیف مسدّس مخبون مخذوف مسکّن
(اسد اللہ خاں قیامت ہے)

خوف آور اگر قیامت ہے
خوب تر آپؐ کی شفاعت ہے

دشمنِ جاں کی جان ہے بخشش
کیا ترحُم ہے کیا مرَوّت ہے

میری سانسیں ہیں نعت کی لہریں
دل کی دھڑکن بھی وقفِ مدحت ہے

دونوں عالم ہیں اسؐ کے زیرِ کرم
میرا آقاؐ سراپا رحمت ہے

آپؐ اقدار کے مُرَوِّج ہیں
آپؐ کا معجزہ محبت ہے

ہے چٹائی پہ عرش کا مہماں
بسترِ فرش پر قناعت ہے

نورِ عرفانِ ذات کی عکّاس
انؐ کی صورت ہے انؐ کی سیرت ہے

رحمتیں انؐ کی کیا بیاں کیجے
انؐ کے ہونٹوں پہ امّت امّت ہے

کیوں نہ طاہر ہو فطرتِ طاہرؔ
دل کو حاصل نبیؐ کی نسبت ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا)

ایک عالم ہے محرر نعتِ عالمگیر کا
ہے مگر مضموں جدا ہر ایک کی تحریر کا

دیکھتا کس شوق سے ربِ علیٰ ہے آئنہ
نور پیکر سرورِ کونین کی تصویر کا

آپ کی ہستی ہوئی ہے وصفِ ''کن'' سے متصف
آپ کے لب کا کہا ہے فیصلہ تقدیر کا

ہو اِحاطہ آپ کے اوصاف کا، ممکن نہیں
یہ بھی کہنا ہے بجا ''لانا ہے جوئے شِیر'' کا

اس قدر آداب کی حامل ہے مدحت آپ کی
کلکِ راقم خوف رکھتا ہے بہت تقصیر کا

ہے محبانِ رسالت کا یہی پختہ یقیں
حبِّ احمدؐ ہی ہے باعث عزّت و توقیر کا

اب نوازش کیجئے اذنِ حضوری کی حضورؐ!
اس سے آگے بس نہیں چلتا مری تدبیر کا

فقر کا قائل ہوں میں کشف و کرامت کا نہیں
ایک پل کو بھی نہیں لپکا کسی تشہیر کا

حسرتِ دیدارِ آقاؐ سے ہے طاہرؔ مضطرب
مدّتوں سے منتظر ہے گوہرِ تنویر کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(جنوں گرم انتظار و نالہ بے تابی کمند آیا)

بشر ہے نور کے آئینے میں آئینہ بند آیا
نگارِ نور لے کر حق سے حسنِ ارجمند آیا

حضورؐ! اِس بے نوا پر بھی کرم کی ہو نظر لِلّٰہ
درِ خیر الوریٰ پر ہاتھ باندھے عرض مند آیا

انھیںؐ عرشِ معلّیٰ پر خدا نے قربتیں بخشیں
خدا کو شاہکارِ حُسن وہ اتنا پسند آیا

محمد مصطفیؐ کا وصف ہے تکریمِ انسانی
ضعیفوں بے نواؤں کا جہاں میں درد مند آیا

مرصع نعت کہتا ہے مثالِ لُولُو و مرجاں
کہیں اہلِ سُخن طاہرؔ عجب نُدرت پسند آیا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(شمارِ سبحہ، مرغوب بتِ مشکل پسند آیا)

تڑپتا ہے جو انؐ کی یاد میں وہ دل پسند آیا
رضائے ربِ عالم کو دلِ بسمل پسند آیا

یہی مقصود ہے اِس کا یہی حاصل طلب کا ہے
درِ سرکارؐ کی کر کے ہے دِل منزل پسند آیا

سُنائی دے رہے ہیں چار سُو نغمے دُرودوں کے
نظر کے سامنے صد شُکر شہرِ دِل پسند آیا

قدم ہر شیخ کے کندھوں پہ ہے غوثؓ الوریٰ تیرا
ہمیں فیضانِ شیخِ عالی و کامل پسند آیا

زمینِ غالبؔ یکتا میں کہتا ہے ثنا طاہرؔ
ہنر مندانِ ''شہرِ نعت'' میں مشکل پسند آیا(۱)

نوٹ: ''شہرِ نعت''، فیصل آباد کا ادبی نام ہے۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(خود آرا وحشتِ چشمِ پری سے شب وہ بدخو تھا)

ظہورِ مصطفیٰؐ سے قبل ہر سُو عالمِ ہُو تھا
وہ آئے تو خدا کی جلوتوں کا نُور ہر سُو تھا

نظامِ دہر قائم ہے نبیؐ کے حُسن کے صدقے
اُنھیؐ کے لُطف سے قائم جہانِ رنگت و بُو تھا

وہ تھا اوجھل نگاہِ آسماں سے بھی شبِ اسریٰ
جو لمحہ مظہرِ اِعدامِ تفریقِ من و تُو تھا

وہؐ بدخواہوں کی دل سے خیر خواہی کرنے والے تھے
اماں اس کو بھی حاصل تھی، کوئی کتنا ہی بد خو تھا

ہوا روزِ ازل ہی سے جو شہکارِ خداوندی
حقیقت کھل گئی آقاؐ! خدا کی خِلق وہ تو تھا

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(دو یدن کے کمیں، جوں ریشۂ زیرِ زمیں پایا)

مدینے میں ہر اک لمحہ ہے راحت آفریں پایا
شہنشاہوں کو بھی آ کر یہاں عزلت گزیں پایا

سعادت کیا ملی سرکارؐ کے قدموں میں آنے کی
مقدّر کے مہ و اختر کو بھی در پر نشیں پایا

سجی بزمِ نبیؐ گھر میں، عجب تھا کیف کا عالم
ملائک کو بھی محفل میں سراپا آفریں پایا

امامِ انبیا ہیں وہؐ ، رسولوں کے وہ خاتم ہیں
جہاں میں اوّلیں انؐ کو انھیؐ کو آخریں پایا

نبیؐ کے پاک قدموں میں گزارے ہیں جو دن طاہرؔ
انھی لمحوں کو ہم نے زندگی میں بہتریں پایا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نزاکت، ہے فسونِ دعوٰیِ طاقت شکستن ہا)

ہے گر چہ تیرہ بختی در پئے ہمت شکستن ہا
مگر لطفِ نبیؐ سے ہے رجائے رُوزِ روشن ہا

نشاں ہائے سجودِ شوق ٹھہرے زیبِ پیشانی
''برنگِ شعلہ ہے، مُہرِ نماز، از پا نشستن ہا''

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(بسانِ جوہرِ آئینہ، از ویرائے دِل ہا)

ہے طرحِ نعت میرے واسطے وہ طرحِ منزل ہا
جو راہِ زیست میں ہر اک قدم ہے حلِ مشکل ہا

تمھارے بابِ رحمت کی عجب دہلیز ہے آقاؐ
جہاں پر جبہ سائی کو کھنچے جاتے ہیں کامل ہا

مدینے میں جہاں طاہرؔ نبیؐ کا نقشِ پا دیکھا
فدا ہونے کو حاضر تھے وہاں پر سینکڑوں دل ہا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(بہ شغلِ انتظارِ مہوشاں در خلوتِ شب ہا)

فقط ہے جلوتِ شہؐ کے لیے یہ خلوتِ شب ہا
وفورِ شوق میں ہے خواب بھی پابندِ مطلب ہا

عجب ہے کیفیت اس بے قراری میں سکینت کی
درونِ قلب ہا عشق است و ہم بیرونِ قالب ہا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف
(یادِروزے کہ نَفَس سلسلۂ یارب تھا)

سامنے روضے کے اشکوں میں سجا مطلب تھا
اور اک سیلِ تمنّا مرے زیرِ لب تھا

نسبتِ حضرت صدیقؓ کے صدقے میں نے
لکھی سرکارؐ کی مدحت جو مرا منصب تھا

شرمِ عصیاں تھی عناں گیر حضوری میں بھی
ورنہ بوسہ درِ اقدس کا بھی مشکل کب تھا

کیا تھا وہ دور کہ دیدار تھا سب کو حاصل
سب پہ ہی جلوہ کناں جب وہ حبیبِؐ رب تھا

مدّعا لب پہ سجاتا میں وہاں کیا طاہرؔ
در پہ سرکارؐ کے اسبابِ کرم میں سب تھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف
(شب کہ دل زخمیِ عرضِ دو جہاں تیر آیا)

بن کے آقاؐ مرا قرآن کی تفسیر آیا
وحدتِ حق کی لیے ساتھ ہے تنویر آیا

میں نے نعلینِ نبیؐ کو ہے چھوا پلکوں سے
خواب لے کر مرے خوابوں کی ہے تعبیر آیا

یہ فلک اور زمیں اُسؐ کے تصرّف میں ہیں
''کن'' کا مختار کہ وہ محرمِ تقدیر آیا

اشک سرکارؐ کے بہتے ہیں غمِ امّت میں
''عرضِ شبنم سے، چمن ، آئنہ تعمیر آیا''

اسؐ کا حمّاد خدا ہے تو خدائی بھی ہے
دونوں عالم سے فزوں لے کے وہ توقیر آیا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف
(سیر آں سوئے، تماشا ہے طلب گاروں کا)

حامیؐ موجود ہے محشر میں گنہگاروں کا
حوصلہ کم نہیں رحمت کے طلب گاروں کا

ثور ہو یا کہ حرا نورِ نبیؐ کے ہیں چراغ
نام تاریخ میں روشن ہے انھی غاروں کا

وہ ہیں بوبکرؓ و عمرؓ یا کہ ہیں عثمانؓ و علیؓ
طرّہ ہے عشقِ نبیؐ، آپؐ کے ان یاروں کا

نعت کہتے ہوئے الفاظ مجھے کم جو پڑے
قافلہ آنکھ سے اترا ہے مددگاروں کا

سامنے روضۂ اطہر کے کھڑا ہے طاہرؔ
''چشمِ امیّد ہے، روزن تریؐ دیواروں کا''

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(طاؤس در رکاب ہے، ہر ذرّہ آہ کا)

منظر کھلا ہے نور کی اُس جلوہ گاہ کا
حائل مگر ہے آئنہ حدِ نگاہ کا

جی چاہتا ہے روضے کے جلوے سمیٹ لوں
محدود تر مگر ہے یہ دامن نگاہ کا

''رحمت اگر قبول کرے، کیا بعید ہے
شرمندگی سے عذر نہ کرنا گناہ کا''(۱)

محشر میں کام آئیں گی مدحت طرازیاں
ہو گا وہاں بھی سلسلہ آقاؐ کی چاہ کا

۱۔ غالبؔ کی غزل کا یہ شعر نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

کیوں ہو شکارِ حدّتِ سورج بروزِ حشر
سایہ ہے جس پہ رحمتِ عالم پناہ کا

طاہرؔ ہے دل کشیدہ مرا انؐ کے در کی سمت
جس دَر پہ سر، خمیدہ ہے ہر کج کلاہ کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(یک ذرّۂ زمیں نہیں بے کار، باغ کا)

عشقِ رسولِ پاکؐ وضو ہے دماغ کا
ہے نور بھی یہی مرے دل کے چراغ کا

انؐ کے تصوّرات ہیں، انؐ کی ہی یاد ہے
اس عشق میں یہ حال ہے دل کا دماغ کا

جب بولیے زبان پہ طیبہ کا نام ہو
جب سوچیے خیال ہو طیبہ کے باغ کا

جلتا رہا بیادِ نبیؐ دل جو رات بھر
ہے فکر پر اثر اسی شب کے چراغ کا

طاہرؔ ریاضِ جنّہ کی عظمت پہ میں فدا
محسن ہے جس کا حسن دو عالم کے باغ کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نہ بھولا اضطرابِ دم شماری، انتظار اپنا)

بنایا میرے آقاؐ نے ہے ان کو یارِ غار اپنا
ہوا ہے جنؓ کی نسبت سے محبوں میں شمار اپنا

مری دنیا نکھر جائے مری عقبیٰ سنور جائے
مری سرکارؐ فرما دیں جو مجھ کو ایک بار اپنا

قصیدہ آپؐ کا لکھا ہوا ہے ہم نے کتبے پر
"ہوا ہے نقش بندِ آئینہ، سنگِ مزار اپنا"

سکینت، رحمت و اقبال و عزّت سب ہیں طیبہ میں
تعجُّب خیز لگتا ہے پلٹ کر اب دیار اپنا

مدینے کے ہر اِک ذرّے کو حرزِ جاں بنا لیتا
اجازت گر ملی ہوتی، جو ہوتا اختیار اپنا

حضوری بارگاہِ شاہؐ میں ہے روح کی ہر دم
حدودِ طیبہ سے باہر اگرچہ ہے غُبار اپنا

یہی باعث ہے ردِ غم کا بھی، شہرت کا بھی طاہرؔ
یہی کارِ ثنا ہے امتیاز و افتخار اپنا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بس کہ جوشِ گریہ سے زیر وزبر ویرانہ تھا)

آپؐ آئے تو بنا وہ حق کا جلوہ خانہ تھا
وہ دلِ تاریک جو کہ کل تلک بت خانہ تھا

اپنے دامن میں لیا جب سبز گنبد نے ہمیں
پھر کھلا عقدہ کہ دنیا سبزۂ بیگانہ تھا

ہے عرب کی سر زمیں سرکارؐ سے باغِ جناں
ورنہ جنگل تھا، خرابہ تھا، یہ سب ویرانہ تھا

تھا ادب گاہِ مدینہ میں وہ ضبطِ اضطراب
دل کی دھڑکن کو بھی جانا لغزشِ مستانہ تھا

دِن ، حضوری میں تھا محوِ شوقِ دیدارِ حضورؐ
''رات، دل گرمِ خیالِ جلوۂ جانانہ تھا''

روضۂ سرکارؐ پہ انوار دیکھے تو کھلا
''خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا، جو سنا افسانہ تھا''(۱)

''شب کہ تھی کیفیّتِ محفل بیادِ روئے یار''
ہر کوئی شمعِ رسالت کا ہوا پروانہ تھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

۱۔ یہ مصرع میر دردؔ کی غزل کا ہے۔
۲۔ (بس کہ جوشِ گریہ سے زیر و زبر ویرانہ تھا) ۳۔(رات، دل گرمِ خیالِ جلوۂ جانانہ تھا)
نوٹ: غالبؔ کی دونوں غزلوں کی مشترک زمین کے سبب ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(پئے نذر کرم تحفہ ہے شرمِ نارسائی کا)

صلہ پایا جدائی کا، تلطّف پارسائی کا
دیارِ رحمتِ عالم میں کیف آیا گدائی کا

نبیؐ کی آل کا صدقہ بڑے ہی عجز سے مانگا
خدا نے بھر دیا کاسہ، مٹا غم نارسائی کا

سخن سازی تہی تسکین سے تھی سوز سے عاری
ہنر بخشا نبیؐ کی نعت نے رنگیں نوائی کا

جبینِ عجز پاتی ہے ضیا عشقِ محمدؐ سے
وسیلہ ہے درودِ پاک اِس دل کی صفائی کا

رقم قرآن میں ''تبّت یدآ'' کر کے کہا رب نے
نتیجہ یہ نکلتا ہے نبیؐ سے بے وفائی کا

وہ کیا اصحابِؓ عالی مرتبت تھے سرورؐ دیں کے
جو مال و جاں سے کرتے تھے ادا حق آشنائی کا

نبیؐ کی رحمت للعالمینی نے بھرم رکھا
وگرنہ حشر کیا ہوتا مری بے دست و پائی کا

نکھارا ہے تجھے ماں باپ کی طرفہ دعاؤں نے
پتا جن سے ملا طاہرؔ تجھے مدحت سرائی کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

ا۔ (پئے نذر کرم تحفہ ہے شرمِ نارسائی کا) ۲۔(نہ ہو، حسنِ تماشا دوست، رسوا بے وفائی کا)
نوٹ: غالبؔ کی دونوں غزلوں کی مشترک زمین کے سبب ایک ہی نعت کہی گئی ہے۔

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(کرے، گر حیرتِ نظّارہ طوفاں نکتہ گوئی کا)

ہر اک سو ہو گا عالم حشر میں جب نفسی نفسی کا
تو کام آئے گا وصف انؐ کی شفیع المذنبینی کا

ہوائے شہرِ طیبہ نے حضوری کی خبر دی ہے
''دلِ گرمِ تپش، قاصد ہے پیغامِ تسلّی کا''

ہیں دوری میں حضوری کے ہزاروں نعت میں جلوے
''تصوّر نے کیا ساماں ہزار آئینہ بندی کا''

نگہ بے تاب تھی، دل مضطرب تھا، روح رقصاں تھی
کسے معلوم کیا تھا حال اِس طیبہ کے راہی کا

حدودِ شہرِ طیبہ سے ہے دوری اس طرح طاہرؔ
کہ جیسے آب سے ہوتا ہے باہر حال ماہی کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(زبس خوں گشتۂ رشکِ وفا تھا، وہم بسمل کا)

نہ رستے کی خبر تھی اور نہ تھا رہبر ہی منزل کا
مگر عشقِ نبیؐ نے باندھ رکھا حوصلہ دل کا

مدینے کی حضوری میں طلب فردوس کی گم ہے
نشہ قلب و نظر میں ہے نبوّت کے شمائل کا

ہنر مندی پہ فخر و ناز ہے احباب کو لیکن
غزل میں کیف تو لائیں ثناؤں کے مماثل کا

ہے مصدر خیر و برکت کا نبیؐ کا اُسوۂ کامل
بشر کی کاملیت کام ہے انسانِ کامل کا

درودِ پاک ہادی بحرِ جذب و شوق میں رکھا
نشاں یوں چشمِ تر نے پا لیا طیبہ کے ساحل کا

میں ہوں 'مغلوبِ مدحت' دل میں ذوقِ نعت ہے طاہرؔ
نہیں رکھتا ذرا بھی شوق دنیا کے مشاغل کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(فرو پیچیدنی ہے فرش بزمِ عیش گستر کا)

مجھے بہکا نہیں سکتا ارم میں دور ساغر کا
''اسدؔ ہوں مستِ دریا بخشیِ ساقیِؐ کوثر کا''

عطا سرکارؐ کرتے ہیں جسے مسکن مدینے میں
ستارہ اوج پر اس کا، دھنی ہے وہ مقدّر کا

نظارا سبز گنبد کا دلِ مضطر کا درماں ہے
صبا سا ہوتا ہے انداز اس سے بادِ صرصر کا

ہُوں وہ دریا جسے نہریں ہیں ہر دم منقسم کرتیں
بقا میری مگر داماں ہے رحمت کے سمندر کا

مجھے توقیر طاہرؔ! مدحتِ آقاؐ نے بخشی ہے
وگرنہ کیا تھا منصب دہر میں مجھ سے سخن ور کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(کیا کس شوخ نے ناز از سرِ تمکیں نشستن کا)

وظیفہ ہے سدا صلِّ علیٰ ہی دل کی دھڑکن کا
جو مونس ہے، جو حامی ہے مرے تن کا مرے من کا

رہوں سرمستیِ حبِّ رسولِ پاکؐ میں ، مجھ کو
غلافِ کعبہ کا بوسہ ہے بوسہ انؐ کے دامن کا

خزاں دیدہ چمن دل کا ہوا خاشاک کی صورت
ہوائے شہرِ طیبہ ہے مداوا اِس کی الجھن کا

درودِ پاک کی آواز آتی ہے مجھے دل سے
صدا صلِّ علی کی ہے تکلّم اس کی دھڑکن کا

تجھے تو بات کرنے کا سلیقہ بھی نہ تھا آتا
بھرم سرکارؐ نے رکھا ہے بس طاہرؔ ترے فن کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(عیادت سے زبس ٹوٹا ہے، دل یارانِ غمگیں کا)

ثنا واحد سہارا ہے مرے اس قلبِ غمگیں کا
صلہ ہے مل رہا مجھ کو نبیؐ کی مدح و تحسیں کا

غلامِ مصطفیٰؐ ہو گا جو لکھا میرے کتبے پر
سکوں دے گا مجھے ہر طرح یہ تعویذ بالیں کا

بہارِ گنبدِ خضریٰ کی برکت کی ثنا ہر دم
بیاں کرتا ہے ہر پہلو سُخن کے باغِ رنگیں کا

درِ اقدس سے خوشیاں مانگتا ہوں اپنی بیٹی کی
ہمیشہ خیر خواہ رہتا ہوں مَیں اِس نیک پرویں کا

نہیں شیرینیاں بھاتیں جہاں بھر کی اِسے طاہرؔ
ہے شیدائی ہمارا دل نبیؐ کے حسنِ نمکیں کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(بہارِ رنگِ خونِ گل ہے، ساماں اشک باری کا)

سہانی یادِ آقاؐ کی ہے ساماں اشک باری کا
صلہ رب خوب دیتا ہے ہماری گریہ زاری کا

گزر جس سمت ہوتا ہے محمدؐ کی سواری کا
گزر گہ بنتی جاتی ہے نمونہ زرنگاری کا

تشکُّر جگمگاتا ہے محبّوں کی نگاہوں میں
''کہ تنگِ فہمِ مستاں ہے، گلہ بدروزگاری کا''

تدبُّر کو جلا ملتی ہے روشن سوچ ہوتی ہے
مقدّر بھی مرا ممنون ہے مدحت نگاری کا

دعا اذنِ □ حضوری کی ہوئی منظور اب طاہرؔ
یقیناً ہے یہی پیغام اِس بادِ بہاری کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(وردِ اسمِ حق سے، دیدارِ صنم حاصل ہوا)

پوچھتے ہو کیا نبیؐ کے عشق سے حاصل ہوا
ہر نفس گم اس میں ہو کر جادۂ منزل ہوا

ڈوب کر یادوں میں انؐ کی کیا ہمارا دل ہوا
حاملِ منزل ہوا اکمل ہوا کامل ہوا

لطفِ شاہِؐ دوسرا کا ہو نہیں سکتا شمار
آپؐ کے الطاف کا تو غیر بھی حامل ہوا

خون کے چھینٹے لُٹا تا ہے نبیؐ کے نام پر
حلقۂ عشّاق میں ہے جب سے دِل شامل ہُوا

آپؐ کے قدمین کی معراج حاصل ہو گئی
بابِ جبرائیلؑ سے میں جس گھڑی داخل ہوا

شاہؐ کے دیدار کی چاہت میں طاہرؔ ہو کے گم
آپؐ کے نقشِ قدم کی سمت ہوں مائل ہوا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(قطرۂ مے، بس کہ حیرت سے نَفَس پرور ہوا)

عاشقی میں حال عاشق کا جو نازک تر ہوا
''تر زبانِ شکرِ لطفِ ساقیؐ کوثر ہوا''

جو بچھا راہِ وفا میں ذرّہ وہ گوہر ہوا
جو چلا راہ وفا پر نیّر و اختر ہوا

بارہا خانہ خرابی کا ہوا ہوں مرتکب
مہرباں ہر بار آقاؐ پھر بھی ہے مجھ پر ہوا

کیا جبینِ عجز رکھی آپؐ کی دہلیز پر
سربلند افلاک سے ہے آج میرا سر ہوا

مجھ کو طاہرؔ چودھویں کے چاند پر آتا ہے رشک
دیدِ محبوبِؐ خدا سے خوب بہرہ ور ہوا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع
بحر: متدارک مثمن مضاعف مقطوع ومخبون محذوف
(وحشی بن صیّاد نے ہم رم خوردوں کو کیا رام کیا)

حق نے میرے پیارے نبیؐ کو نبیوں کا ہے امام کیا
دین مکمل کر کے سارا انؐ کے نام اسلام کیا

قادرِ مطلق سے کیا قدرت اُنؐ کو ہے انعام ہوئی
عالم عالم حق نے اُنؐ کی رحمت کو ہے عام کیا

آپؐ کے ہیں اصحابؓ ستارے، اس ارشاد کا حاصل ہے
''ماہ کو، در تسبیحِ کواکب ، جائے نشینِ امام کیا''

موجِ بادۂ ناب ہے آبِ کوثر شہرِ مدینہ میں
ساقیؐ نے سب تشنہ لبوں کے آگے بھر بھر جام کیا

فردِ عمل میں میری نعتیں دیکھ کے نوری کہہ دیں گے
کیسا اچھا عشق میں انؐ کے طاہرؔ تم نے کام کیا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(گر نہ اندوہِ شبِ فرقت بیاں ہو جائے گا)

دل ہمارا جب محبت کی زباں ہو جائے گا
حبِ احمدؐ کا ثنا میں پھر بیاں ہو جائے گا

مجھ سے آقاؐ گر ہوئے راضی تو دل کو ہے یقیں
چرخ بھی سر پر کرم کا سائباں ہو جائے گا

توڑ کر پلکوں کا حلقہ موجِ فرقت جب بہی
دوریِ طیبہ کا دکھڑا سب بیاں ہو جائے گا

جب صدا بزمِ ثنا کی شعلہ ساماں ہو گئی
نورِ آقاؐ سے منوّر شبستاں ہو جائے گا

مہرباں جب چشمِ رحمت عاصیوں پر ہو گئی
ربِ عالم بھی ہمارا مہرباں ہو جائے گا

ہے تو فانی ہی مگر نعتِ پیمبرؐ کے طفیل
نام طاہرؔ کا جہاں میں جاوداں ہو جائے گا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر: ہزج مثمن سالم

(تنگ ظرفوں کا رتبہ جہد سے برتر نہیں ہوتا)

نبیؐ کے عشق میں جل کر جو خاکستر نہیں ہوتا
وہ دل بس دل ہی رہتا ہے کبھی گوہر نہیں ہوتا

مٹیں جب تک نہ پیاسیں جامِ دیدِ شاہؐ خوباں سے
''لبِ خشکِ صدف آبِ گہر سے تر نہیں ہوتا''

وہی آزاد ہے جس نے غلامی آپؐ کی پائی
غلامانِ محمدؐ سے کوئی برتر نہیں ہوتا

کہاں پروان چڑھتا سلسلہ خیرِ دو عالم کا
اگر روئے زمیں پر پنجتن کا گھر نہیں ہوتا

ثنائے مصطفیٰ ﷺ نے جرأتِ گفتار بخشی ہے
نگارِ غالبؔ یکتا وگرنہ سر نہیں ہوتا

''کسی کے سامنے حبِ نبیؐ جھکنے نہیں دیتی''(۱)
خمیدہ غیر کے آگے ہمارا سر نہیں ہوتا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

۱۔ یہ مصرع مصنف کی کتاب ''اعزازِ نسبت'' سے لیا گیا ہے۔

نعت

فعولن فعولن فعولن فعولن
بحر: متقارب مثمن سالم
(لبِ خشک در تشنگی مردگاں کا)

مداوا ہے طیبہ دل آزردگاں کا
تبسّم کدہ ہے یہ پژمردگاں کا

رواں بس اُسیؐ سے ہے تسنیم و کوثر
وہیؐ چارہ گر ہے سبھی تشنگاں کا

وہیؐ نظمِ کونین کا ہے محرِّک
وہیؐ اک سہارا ہے آشفتگاں کا

ہے قلبِ تپیدہ کو تسکین اسؐ سے
ہے محسن وہی ایک آسودگاں کا

وہؐ رحمت لقب ہے دو عالم کی رحمت
وہیؐ ایک والی ہے بے چارگاں کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر:: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(ہے تنگ زِ وا ماندہ شدن، حوصلۂ پا)

حائل نہ ہوا رہ میں مرا آبلۂ پا
طیبہ کی طرف اور بڑھا حوصلۂ پا

پیشانی عقیدت سے وہاں ہم نے رکھی ہے
سرکارؐ کا پایا ہے جہاں سلسلۂ پا

یہ سر ہی نہیں جان بھی دل بھی وہیں رکھ دوں
اک بار اگر انؐ کا مِلے غالیۂ پا

پہنچا ہے وہاں کیسے یہ معلوم نہیں عشق
جاتا تو اُدھر دیکھا نہیں قافلۂ پا

طاہرؔ ہے ملی شاہؐ کے نعلین کی خوشبو
کیا خوب سجا نعت میں ہے قافیۂ پا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(وہ فلک رتبہ کہ بر توسنِ چالاک چڑھا)

اپنا مقصود جو سمجھا ہے درِ اقدس کو
دل ہے پھر زینۂ عشقِ شہِ لولاک چڑھا

علم دینؒ آپؐ کی ناموس پہ قربان ہوا
تختۂ دار پہ وہ عاشقِ بے باک چڑھا

اُنؐ کی نعلین کے ذرّوں پہ فِدا ہو بیٹھا
چودھویں رات جو ٹھن کر مہِ افلاک چڑھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(شب کہ ذوقِ گفتگو سے تیری دل بے تاب تھا)

جلوۂ سرکارؐ چشمِ شوق کا جو خواب تھا
اہلِ طیبہ کو وہ حاصل جلوۂ مہتاب تھا

''لے زمیں سے آسماں تک فرش تھیں، بے تابیاں''
انتظارِ شہؐ میں شہرِ طیبہ یوں بے تاب تھا

کون لاتا طلعتِ سرکارؐ کے جلووں کی تاب
''قلزمِ ذوقِ نظر میں آئنہ پایاب تھا''

نام نقطے کے بغیر اور جسم سائے کے بغیر
چہرۂ انور کے آگے آئنہ بے آب تھا

کعبؓ اور حسّانؓ جیسے ان میں مدح کار تھے
واہ! طاہرؔ کیسا ذوقِ حلقۂ اصحابؓ تھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

ا۔(شب کہ ذوقِ گفتگو سے تیری دل بے تاب تھا)
۲۔(نالۂ دل میں شب اندازِ اثر نایاب تھا)
غالب کی دونوں غزلوں کی مشترک زمین کے سبب ایک ہی نعت کہی گئی۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(شب کہ وہ مجلس فروزِ خلوتِ ناموس تھا)

زندگانی سے رہا جو مدتوں مایوس تھا
آپؐ نے انساں کو بخشا عزّت و ناموس تھا

پیکرِ نورانیت آیا بشر کے روپ میں
آدمی جب پیکرِ محسوس سے مانوس تھا

آپؐ نے اوجِ دنیٰ کا بھی اسے بخشا شعور
آدمی جو گنبدِ افلاک میں محبوس تھا

جلوۂ سرکارؐ نے اس کو کیا ہے تابناک
نوعِ انساں کے لیے زیبا یہی ملبوس تھا

بے زباں کی بھی سنی فریاد طاہرؔ، شاہؐ نے
جانور کا درد بھی سرکارؐ کو محسوس تھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف
(جب بہ تقریبِ سفر یار نے محمل باندھا)

از رہِ پاسِ ادب یوں دلِ بسمل باندھا
بے خودی میں جو مواجہ پہ تھا، وہ دل باندھا

مجھ کو لے آیا ہے یہ آپؐ کی دہلیز تلک
عشقِ سرکارؐ کو ہے رہبرِ کامل باندھا

آپؐ کی رحمتِ عالی سے جو بیگانہ رہا
اس کو جاہل کہا اور اس کو ہے کاہل باندھا

بہرہ ور تب ہی میں دیدارِ شہِؐ دیں سے ہُوا
خود کو اس در سے تھا جب صورتِ سائل باندھا

آپؐ کے روئے منوّر کو کہا ماہِ تمام
سوچ لے! کس کو ہے یہ کس کے مقابل باندھا

ایک پل جی نہ سکوں گا میں مدینے کے بغیر
زندگانی کا ہے اب تو یہی حاصل باندھا

واپسی آپؐ کے در سے تھی گراں بار بہت
میں نے ہر ایک قدم موت سے مشکل باندھا

ڈوبتا کب ہے سفینہ کسی عاشق کا بھلا
قلزمِ عشق کو طاہرؔ نے ہے ساحل باندھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(عرضِ نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا)

بے ضبط انؐ کے عشق میں یہ دل نہیں رہا
یادِ رسولِ پاکؐ سے غافل نہیں رہا

عقدہ کشا حضورؐ تو مشکل کشا علیؓ
مشکل جو لگ رہا تھا وہ مشکل نہیں رہا

اِس بارگاہِ شاہؐ میں مجھ سا بھی ہے قبول
''یاں امتیازِ ناقص و کامل نہیں رہا''

آنکھوں نے دل کا حال بتایا حضورؐ کو
جب دل حضورِ دید کے قابل نہیں رہا

بیٹھے بٹھائے مجھ کو ملی ہیں حضوریاں
حائل کبھی بھی جادۂ منزل نہیں رہا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع
(خلوتِ آبلۂ پامیں ہے، جولاں میرا)

شکر صد شکر کہ طیبہ ہے دبستاں میرا
جس کی ہے خاص عطا لہجۂ قرآں میرا

دل کبھی انؐ کی حضوری سے رہا دُور نہیں
خلوتوں میں بھی ہے آباد بیاباں میرا

جلوۂ حسنِ تمنّا ہوا حاصل مجھ کو
آپؐ کے روضے پہ حاضر رہا وجداں میرا

بے خیالِ شہِ والاؐ نہ رہا اک پل بھی
انؐ کی نسبت نے رکھا ذوق نمایاں میرا

منعقد نعت کی محفل ہے یہاں پر ہوتی
انؐ کے اذکار سے مہکا ہے گلستاں میرا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فِعلُن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(بہ مہر نامہ جو بوسہ گلِ پیام رہا)

فدائے سرورِؐ کونین جو مدام رہا
وہ نیک نام رہا ، فائز المرام رہا

زباں پہ آپؐ کا ہر پل ہے پاک نام رہا
نبیؐ کی نعت سے ہے کام صبح و شام رہا

تمام عمر ہمیں ایک ہی یہ کام رہا
نبیؐ کی نعت رہی لب پہ اور سلام رہا

خدا کی خلد میں تکریم اس کی بے حد ہے
حضورِ پاکؐ کا بن کر ہے جو غلام رہا

کھلے ہیں نافے ابھی تک وہاں پہ خوشبو کے
جہاں جہاں بھی مرے شاہؐ کا خرام رہا

عزیز جس کو وہؐ اولاد و والدین سے ہیں
بلند اس کا ہے کونین میں مقام رہا

خُدا کے بعد نبیؐ کی ہے ذات وہ ہستی
کہ جسؐ کا سارے زمانے پہ لطف عام رہا

مئے ولائے نبیؐ ہے اِسے ازل سے نصیب
کِسی بھی حال میں طاہرؔ نہ تشنہ کام رہا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

قطعہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(خط جو رخ پر جانشینِ ہالۂ مہ ہو گیا)

حسرتِ دیدارِ آقاؐ چشمِ نم میں آ گئی
کھا کے بل دل بھی ہمارا ہالۂ مہ ہو گیا

یوں خیالِ شاہؐ میں الفاظ پر آئی بہار
نعت کا ہر رنگ رنگِ لالۂ مہ ہو گیا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بس کہ عاجز نارسائی سے کبوتر ہو گیا)

خار بھی گل ہو گیا اور گل گلِ تر ہو گیا
آپؐ کی رحمت سے قطرہ بھی سمندر ہو گیا

کیا بڑھا دربارِ شہؐ میں رتبۂ حضرت بلالؓ
جل کے آتش میں ستم گر کی وہؓ جوہر ہو گیا

گھر سے نکلا تھا عمرؓ کچھ اور ہی دل میں لیے
ہالۂ رحمت میں آ کر اُس کا محور ہو گیا

حاضری سرکارؐ کے در پر ہے ایسی نور بخش
چاند تاروں سے فروزاں تر مقدّر ہو گیا

ہٹ گئے کہسار رہ سے، دور صحرا ہو گئے
جب سے انؐ کا عشق طاہرؔ دل کا رہبر ہو گیا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
بحر: رمل مثمن مشکول مسکّن
(یک گام بےخودی سے لُوٹیں بہارِ صحرا)

تشریف آپؐ لائے بن کر بہارِ صحرا
گلشن بنا عرب کا ہر ریگزارِ صحرا

تہذیب و آگہی دی ہادیؐ نے آدمی کو
باغِ جناں میں بدلا سب انتشارِ صحرا

چومے ہیں اِس نے پاؤں سرکارِؐ دوجہاں کے
صد رشکِ آسماں ہے نقش و نگارِ صحرا

ہیں رفعتیں عطا کیں آقاؐ نے زندگی کو
ورنہ تو آدمی تھا مشتِ غبارِ صحرا

عارض پہ اِس کے روضہ ہے شاہِؐ دوسرا کا
طاہرؔ بجا ہے نازِ موجِ خمارِ صحرا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

قطعہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(دلِ بے تاب کہ سینے میں دمِ چند رہا)

دل سے اک لمحہ نہیں کیفِ حضوری جاتا
ہالۂ نور میں گرچہ ہوں دمِ چند رہا

مہربانوں نے مجھے روکا قریب آنے سے
جالیوں سے یوں پرے میں قدمِ چند رہا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(جگر سے ٹوٹے ہوئے موکی، ہے سناں پیدا)

ہوا ہے آپؐ کے آنے سے وہ سماں پیدا
''زمیں سے ہوتے ہیں صد دامن آسماں پیدا''

نبیؐ کے نام پہ قرباں ہوئے جو ناز کے ساتھ
زمیں نے پیدا کیے کتنے آسماں پیدا

جو سر اڑاتے ہیں بو جہل کا قرولی سے
ہوئے ہیں عہدِ نبیؐ میں وہ نوجواں پیدا

ہزاروں سال رہی حشمتِ مسلمانی
ہماری پستی نے کی یادِ رفتگاں پیدا

حضورِ شاہؐ میں الفاظ جب ہوئے خاموش
ہر ایک اشک نے کی عرض کو زباں پیدا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(دل مرا سوزِ نہاں سے بے محابا جل گیا)

''دل ، بہ سوزِ آتشِ داغِ تمنّا جل گیا''
دوریِ طیبہ سے ہوں پروانہ آسا جل گیا

نعت پرتو خامشی اور گیت پر ہے واہ واہ
''دیکھ کر طرزِ تپاکِ اہلِ دنیا جل گیا''

لمسِ اکرامِ ہوائے شہرِ طیبہ کیا ملا
پھر تو دل میں ماسوا سارے کا سارا جل گیا

رُو بہ رُو نُورِ خُدا کے جب ہُوا نُورِ حضورؐ
جلوہ ہائے نُور سے ہر تارِ پردہ جَل گیا

جبہۂ آدمؑ ہُوا جب نُورِ احمدؐ کا امیں
دیکھ کر ابلیس اس سے بے محابا جل گیا

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نہاں کیفیتِ مے میں ہے سامانِ حجاب اس کا)

چلا جو انؐ کی چاہت میں ہے جانا کامیاب اس کا
جو انؐ کے ساتھ اٹھے گا، کہاں ہو گا حساب اس کا

کوئی گستاخ انگلی گر نبوّت پر اٹھاتا ہے
خدا ''تبت یدآ'' کہ کر بھی دیتا ہے جواب اس کا

یہ مصرع مجھ سے لکھوایا ہے امشب میرے وجداں نے
ثنا جو آپؐ کی لکھے سخن ہر اک گلاب اس کا

نبیؐ کے عشق میں ہو غرق، مولاؓ! آپ کا طاہرؔ
''غبار، آوارۂ سر گشتہ ہے، یا بو ترابؓ اس کا''

ہُوا جس رحمتِ عالم کا طاہرؔ مَیں ثنا گُستر
کلامِ حق زباں اس کی، محَبَّت ہے نصاب اس کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(زبس ہے ناز بردارِ غرورِ نشّۂ صہبا)

حضوری نے مجھے بخشا ہے طُرفہ نشّۂ طیبہ
اب آنکھوں سے جھلکتا ہے دیارِ نور کا جلوہ

ملی ہے گلشنِ ہستی کو حبِّ شہؐ سے رعنائی
خزاں آثار موسم میں بہاروں کو ملا رستہ

نہیں ہے مفتخر دِل ہی مرا ''مغلوبِ مدحت'' پر
عجب کیفِ ثنا میں محو رہتا ہے مرا خامہ

ہمیشہ شمعِ حبِّ مصطفیٰؐ دل میں فروزاں ہے
طلب آمادہ رکھتا ہے سوال اذنِ حضوری کا

نہیں آورد و آمد سے علاقہ نعت کو طاہرؔ
عطا ہوتا ہے نگہِ مصطفیٰؐ سے شعرِ برجستہ

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(گرفتاری میں، فرمانِ خطِ تقدیر ہے پیدا)

مرے دل میں ہوئی توصیف کی تنویر ہے پیدا
کرے فردِ عمل میں نعت اک توقیر ہے پیدا

کبوتر شہرِ طیبہ کا شجر پر دِل کے آ بیٹھا
خزاں میں بھی بہاروں کی ہوئی تاثیر ہے پیدا

نبیؐ کی شانِ یکتائی مسلّم ہے دو عالم میں
اُنھیؐ کے اسوہ سے تہذیبِ عالمگیر ہے پیدا

مواجہ پر زباں عرضِ تمنّا کس طرح کرتی
نہ اس سے ہو سکی اظہار کی تدبیر ہے پیدا

زباں کیا، گردنِ گستاخ بھی یہ کاٹ دے بڑھ کر
قلم میں ہو گیا وہ جوہرِ شمشیر ہے پیدا

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(سَحَر گہ باغ میں وہ حیرتِ گلزار ہو پیدا)

محبت سے نبیؐ کی عظمتِ کردار ہو پیدا
دلِ مومن میں اس سے نزہتِ افکار ہو پیدا

اگر اک آہ سے صد رحمتِ سرکارؐ ہو پیدا
کرم حق کا نہ کیوں از زاریِ بسیار ہو پیدا

جو ''لا'' کا پاس رکھا کربلا میں شاہِؓ کربل نے
جہاں میں کس سے ایسی جرأتِ انکار ہو پیدا

کھلیں گُلہائے مدحت جس کے ہر ہر نخل پر ہر دم
مرے وجداں میں آقاؐ وہ حسیں گلزار ہو پیدا

فضائے شہرِ طیبہ نسخۂ اکسیر ہے طاہرؔ
اثر سے جس کے درمانِ دلِ بیمار ہو پیدا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن رفاعلان
بحر: رمل مثمن محذوف
(بس کہ ہے مے خانہ ویراں، جوں بیابانِ خراب)

سرورِؐ کونین کی سیرت ہے عالم کا نصاب
آپؐ کی نورانی صورت ہے محبت کی کتاب

گیسوئے سرکارؐ جو پھیلے تو شب آنے لگی
آپؐ کی روشن جبیں ہے وجہِ نورِ ماہتاب

چاند تارے ہیں ترےؐ انوار کے دریوزہ گر
کاسہ لیسی پر ترےؐ مامور روئے آفتاب

پائی ہے اس نے اماں جب رحمتِ سرکارؐ کی
حشر میں پھر آپؐ کے عاشق کا ہوگا کیوں حساب

مدحتِ عالی کو ہیں درکار اعلیٰ تر حروف
کون سے الفاظ کا طاہرؔ کروں میں انتخاب

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن/فاعلان
بحر: رمل مثمن محذوف
(ہے بہاراں میں خزاں حاصل، خیالِ عندلیب)

سبز گنبد سے ہوا روشن خیالِ عندلیب
نغمۂ سرو وسمن ہے حسبِ حالِ عندلیب

یوں کبوتر ہے نبیؐ کے شہر کا محوِ ثنا
جیسے اس نے پایا ہو ذوقِ جمالِ عندلیب

ارتقا ذوقِ حضوری کا ہے وجہِ شوقِ قرب
دوریِ شہرِ مدینہ ہے زوالِ عندلیب

ہے زباں پر مستقل صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
ہالۂ انوار سے ہے جوں وصالِ عندلیب

بلبلِ شہرِ نبیؐ ہوں میں بھی طاہرؔ شکر ہے
ذکرِ شاہؐ انبیا ہے ماہ و سالِ عندلیب

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن / فاعلان
بحر: رمل مثمن محذوف
(آمدِ خط سے ہوا ہے سرد جو بازارِ دوست)

شہر طیبہ سے ہوا ہے اس طرح اظہارِ دوست
''بے تکلّف دوست ہو جیسے کوئی غمخوارِ دوست''

سبز گنبد کا نظارہ کیوں نہ ہو تسکینِ جاں
''مجھ کو دیتا ہے پیامِ وعدۂ دیدارِ دوست''

کِھل اٹھا میں تو مواجہ پر حضوری جب ہوئی
یک بیک آیا نظر جیسے مجھے رخسارِ دوست

جب صحابہؓ کی نگاہیں بھی رہَیں نعلین تک
''کون لا سکتا ہے تابِ جلوۂ دیدارِ دوست''

مدحت و حسنِ تمنّا میں ہے جو نغمہ سرا
''سر کرے ہے وہ حدیثِ زلفِ عنبر بارِ دوست''

سرخوشی ہے کس قدر مجھ کو وفورِ نعت سے
''ہنس کے کرتا ہوں بیانِ شوخیِ گفتارِ دوست''

مہربانی ہو مدینے کی مسافت کی بیاں
''یا بیاں کیجے سپاسِ لذّتِ آزارِ دوست''

حاضری میں یوں ہوا حائل ہمیشہ روزگار
''کُشتۂ دشمن ہوں آخر، گر چہ تھا بیمارِ دوست''

رہنما اس کو میں سمجھا جو ترے پیچھے چلا
''صورتِ نقشِ قدم ہوں، رفتۂ رفتارِ دوست''

دل کا کیا کیجے کہ دل کی بات ہی کچھ اور ہے
''دیدۂ پر خوں ہمارا، ساغرِ سرشارِ دوست''

ہیں قوافی نعت کے طاہرؔ ہوئے شایانِ شاں
''ہے ردیفِ شعر میں، غالبؔ، زبس تکرارِ دوست''

❖⑤❖⑤❖⑤❖

ا۔ مصرع اولیٰ نعت کا ہے اور مصرع ثانی غالب کی غزل کا ہے۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن رفاعلان

بحر: رمل مثمن محذوف

(آمدِ خط سے ہوا ہے سرد جو بازارِ دوست)

رونقیں سارے جہاں کی ہیں سرِ بازارِ دوست
آپؐ کی مدحت کے گل ہیں سارے خلد آثارِ دوست

''اے دلِ نا عاقبت اندیش! ضبطِ شوق کر''
عشق میں ہر رہگزر ہے صورتِ رہوارِ دوست

''چشمِ ما روشن کہ اِس بے درد کا دل شاد ہے''
ورنہ بختِ نارسا تھا حائلِ ''مہکارِ'' دوست

''غیر یوں کرتا ہے میری پرسش اس کے ہجر میں''
اس کے دل میں بھی ہو جیسے خواہشِ دیدارِ دوست

''عشق میں بیدادِ رشکِ غیر نے مارا مجھے''
ہے ہر اک پر انؐ کی رحمت صورتِ غمخوارِ دوست

''تا کہ میں جانوں کہ ہے اِس کی رسائی واں تلک''
دل کیے جاتا ہے مجھ کو حاضرِ دربارِ دوست

''جب کہ میں کرتا ہوں اپنا شکوۂ ضعفِ دماغ''
مجھ سے ہو تکمیلِ حرفِ مدحتِ انوارِ دوست

''چپکے چپکے مجھ کو روتے دیکھ پاتا ہے اگر''
مجھ کو لیتا ہے اماں میں ہالۂ اطہارِ دوست

''مہربانی ہائے دشمن کی شکایت کیجیے''
یا مدینے جا کے ڈھونڈیں اور بھی انصارِ دوست

''یہ غزل اپنی مجھے جی سے پسند آتی ہے آپ''
دوست کے اذکار سب کے سب ہوئے اشعارِ دوست

مشعلیں راہِ ہدایت میں ہیں روشن ہر گھڑی
مہر مجھ پر کر رہا ہے یوں بھی ''یارِ غارِ'' دوست

''خانہ ویراں سازیِ حیرت تماشا کیجیے''
غار کی صحبت ہے طاہرؔ معجزہ آثارِ دوست

❖⑤❖⑤❖⑤❖

ا۔ مصرع اولیٰ غالب کا ہے اور مصرع ثانی نعت کا ہے۔

قطعہ

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر:: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(جاتا ہوں جدھر، سب کی اٹھے ہے ادھر انگشت)

قدرت ہے اُدھر انؐ کی اٹھے ہے جدھر انگشت
''کن'' کی ہے صدا جیسے اثر در اثر انگشت

مجھ کو تو ثنا کا ہے محرّک وہی لگتا
رکھتا ہوں میں قرآن کے جس حرف پر انگشت

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(دودِ شمعِ کشتۂ گل، بزم سامانی عبث)

حبِّ احمدؐ سے تہی، ہے داغِ پیشانی عبث
''دودِ شمعِ کشتۂ گل ، بزم سامانی عبث''

دو جہاں کا بادشہؐ ہے جب ترا مشکل کشا
پھر تو ہر گز دو جہاں کی ہے پریشانی عبث

مانگنا ہے تو وسیلے سے نبیؐ کے مانگ لے
ورنہ رب کے سامنے ہے اشک افشانی عبث

میرے عصیاں کا مداوا انؐ کی رحمت نے کیا
ہو گئی میزان پر میری پشیمانی عبث

ہر عمل انؐ کی محبت میں ہے طاہرؔ شاہکار
حبِ احمدؐ سے تہی تھی وقت گردانی عبث

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(نازلطفِ عشق باوصفِ توانائی عبث)

زندگی جتنی بھی پائی سب کی سب پائی عبث
حبِ احمدؐ سے تہی تھی ساری رعنائی عبث

عشقِ احمدؐ ہے تو ہے مقبول ہر سجدہ ترا
عشق گر انؐ سے نہیں تو ہے جبیں سائی عبث

ہے بہارِ گنبدِ خضریٰ سے اب دل کو سکوں
ورنہ میرے بخت میں ہر اک بہار آئی عبث

انؐ کی نسبت سے تو عاصی بھی نہیں عاصی رہا
انؐ کی نسبت گر نہیں تو ہے جبیں سائی عبث

انؐ کی نسبت سے ہے بنتی زندگی حبلِ متیں
گر نہیں انؐ کے شناسا تو شناسائی عبث

نعت ہے شاملِ سُخن میں تو یہ ہے وجہِ وقار
ورنہ ہے سطحِ ورق پر خامہ فرسائی عبث

نکہتِ گل اور عنادِل کا بھرم انؐ کا درود
ذکر انؐ کا گر نہیں تو گلشن آرائی عبث

اے مرے ناقد تجھے کیا شوقِ لذّت کی خبر
کیا جہاں بھر میں ہے نعتوں کی پذیرائی عبث؟

اپنی تنہائی کو انؐ کی یاد سے معمور کر
ورنہ طاہرؔ جائے گی یہ ساری تنہائی عبث

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن رفاعلان
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(گلشن میں بندوبست برنگِ دگر ہے آج)

محفل میں ذکرِ شاہؐ کا عالم دگر ہے آج
ہر سمت جیسے جلوۂ خیر البشرؐ ہے آج

میلادِ مصطفیٰؐ سے ہے آیا عجب نکھار
اس گلشنِ حیات کی رنگیں سحر ہے آج

اسرا کی شب ہے عرش کی جانب خرامِ شاہؐ
اک کہکشاں کی مثل ہر اک رہ گزر ہے آج

امّت پہ اپنی ڈالیے چشمِ کرم حضورؐ!
اِلحاد پھر سوار ہُوا اس کے سر ہے آج

خاکِ مدینہ کیا لگی میری جبین پر
میری جبین ہو گئی رشکِ قمر ہے آج

جھک کر دعا جو روضۂ اقدس پہ میں نے کی
لطفِ حضورؐ سے وہ ہوئی بار ور ہے آج

منسوب آنحضورؐ کے اسوہ سے ہے رہا
تسلیمِ علم و آگہی جو بھی ہنر ہے آج

ہوں خوش نصیب عشق کی معراج ہو گئی
دہلیز پر حضورؐ کے رکھا جو سر ہے آج

مِیزان پر بھی حشر میں کہتے تھے قدسیاں
حبِّ رسولِ پاکؐ ہی بس معتبر ہے آج

نازاں تھا فنِ شعر پہ طاہرؔ جو کل تلک
صد شکر نعت سے بھی ہُوا بہرہ ور ہے آج

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن رفاعلان
بحر: رمل مثمن محذوف
(جنبشِ ہر برگ سے، ہے گل کے لب کو اختلاج)

دوریِ شہرِ مدینہ سے ہے دل کو اختلاج
آخرِ شب چشمِ نم سے اس کا ہوتا ہے علاج

یہ دبستانِ ثنا میں تربیت کا ہے کمال
فنِ مدحِ مصطفیؐ بالیدگی رکھتا ہے آج

بے نواؤں کو سہارا آپؐ نے بخشا سدا
درد کے ماروں کی آقاؐ نے سدا رکھی ہے لاج

تھا ادب ملحوظ شاہِؐ دو جہاں کے سامنے
پیش کر دی ہم نے اشکوں کی زباں میں احتیاج

اسوۂ محبوبِؐ حق کا ہے یہ زندہ معجزہ
بندگی میں ڈھل گیا ہے زندگانی کا مزاج

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(بے دل، نہ نازِ وحشتِ جَیبِ دریدہ کھینچ)

کوثر ہے تیرے سامنے تُو لب کشیدہ کھینچ
ساغر، بہ بارگاہِ محمدؐ رسیدہ کھینچ

ہو گی تری حضورؐ سے تسکینِ آرزو
آہِ رسا تُو اے مرے قلبِ تپیدہ کھینچ

آدابِ شہرِ شاہؐ کا ہر لحظہ رکھ خیال
''جوں بوئے غنچہ ہر نفَسِ آرمیدہ کھینچ''

حدِ مدینہ ہے، یہاں بند اِن کے توڑ دے
مِژگاں میں اب نہ اشک بچشم، آبدیدہ! کھینچ

حرصِ طلب بجا ہے مگر خاکِ طیبہ سے
جائے ادب ہے دامنِ عصیاں گزیدہ کھینچ

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

(قطعِ سفرِ ہستی و آرامِ فنا ہیچ)

ہر ایک سخن مجھ کو ہُوا پیشِ ثنا ہیچ
غزلوں کا قصیدوں کا ہر اک رنگ ہوا ہیچ

ہے اسوۂ احمدؐ میں بقا دونوں جہاں کی
بے حبِّ محمدؐ ہے یہ دنیائے فنا ہیچ

رحمت مری سرکارؐ کی ہے اتنی زیادہ
ہے سامنے اس کے مرا ہر حرفِ دعا ہیچ

برکت سے درُودوں کی ہے گلزار کی زینت
ورنہ ہے یہ گل ہیچ، کلی ہیچ، صبا ہیچ

آیا تہہ نعلینِ محمدؐ شبِ معراج
پیشِ قدمِ شاہؐ ہُوا عرشِ عُلا ہیچ

طیبہ کی وہ ہجرت ہو کہ مکّہ کی ہو وہ فتح
دشمن ہے رہا انؐ کے تدبّر سے سدا ہیچ

جس کو ہے فقیری شہِ کونینؐ کی حاصل
اس کے لیے اورنگِ سکندر بھی ہوا ہیچ

اِس درجہ ہیں ضو ریز مدینے کی فضائیں
ہے اُن کے مقابل مہِ کامل کی ضیا ہیچ

اُترِیں مرے وجداں پہ جو طاہرؔ ہیں ثنائیں
ہے اُن کے اثر سے مجھے ہر رنج و بلا ہیچ

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن رفعلان
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف رمقصور
(دعویِٰ عشقِ بتاں سے یہ گلستاں گل وصبح)

آپؐ آئے تو چمک اٹھے گلستاں گل و صبح
بن گیا سارا جہاں مثلِ دبستاں گل و صبح

ہے عجب مدحتِ سرکارِؐ دو عالم میں اثر
ہو گیا میرے دل و جاں کا بیاباں گل و صبح

یوں مہذّب شہِ والاؐ نے کیا ہے عالم
عزّت افزإِ انساں پہ ہے حیراں گل و صبح

شہرِ طیبہ کی ہواؤں کا اثر پاتے ہی
یک بیک ہوتے چمن میں ہیں پرافشاں گل وصبح

اِن سے محبوبِ خدا کی ہے محبت پیدا
ریگ زاروں کا بھی جا بھرتے ہیں داماں گل وصبح

بھید کم مائیگی کا ان کی کھلا ہے جب سے
عظمتِ خارِ مدینہ سے ہیں لرزاں گل و صبح

کیا اخوّت کی شہِ دیںؐ نے بنا آ کے رکھی
ورنہ رہتے تھے بہم دست و گریباں گل و صبح

اس سے پاتے ہیں سبھی فصلِ بہاراں طاہرؔ
سبز گنبد کے ہوئے ہیں تبھی خواہاں گل و صبح

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن رفاعلان
بحر: رمل مثمن محذوف رمقصور
(بس کہ وہ پا کو بیاں در پردۂ وحشت ہیں یاد)

مل گیا اذنِ حضوری دل ہے خوش اور روح شاد
زندہ باد اے مہربانِ ہر دو عالم زندہ باد

از پئے تحسین بہتر ہیں مرصع کاریاں
ہے ثنا میں خوب صورت ایک صنعت مستزاد

ذکر انؐ کا باعثِ تسکینِ قلب و جان ہے
غم سے ہے بیگانہ کرتی شاہِؐ بحر و بر کی یاد

حرمتِ سرکارؐ پر ہے جاں نثاری کی خلش
''مژدہ باد اے آرزوئے مرگ غالبؔ مژدہ باد''

آج میلاد النبیؐ ہے، ہر طرف طاہرؔ ہے عید
گونجتے ہیں لمحہ لمحہ نعرہ ہائے زندہ باد

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب
(تو پست فطرت اور خیالِ بسا بلند)

افکار میں ہے اس طرح انؐ کی ثنا بلند
ہیں جیسے انبیا میں رسولِؐ خدا بلند

آغاز و اختتام پہ جس کے درود ہو
اللہ کے حضور وہی ہے دعا بلند

چپ رہ کے آنسوؤں سے وہاں کیں گزارشیں
جب ہو سکی نہ پیشِ مواجہ صدا بلند

جینا ہے انؐ کے شہر میں مرنا بھی ہے وہیں
مقصد ہماری زیست کا حق نے کیا بلند

چشمِ کرم سے اُنؐ کی ہیں طاہرؔ کھُلے نصیب
رکھتا ہوں انؐ کے فیض سے بختِ رسا بلند

❖⑤❖⑤❖⑤❖

قطعہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(حسرتِ دست گہ و پائے تحمّل تا چند)

اے مرے بخت رسا مجھ سے تامّل تا چند؟
''ناکسی، آئنۂ نازِ توکّل تا چند؟''

بوسۂ خاکِ مدینہ کا شرف مل جائے
قلبِ بے تاب رہے وقفِ تحمّل تا چند؟

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن رفعلان
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(بہ کامِ دل کریں، کس طرح گم رہاں، فریاد)

بچا رہے مرا طوفاں سے آشیاں، فریاد!
''خدا کے واسطے اے شاہِؐ بے کساں فریاد''

ہے کون سنتا نوا ہم سے بے نواؤں کی
درِ رسولؐ پہ نہ ہو تو کریں کہاں فریاد

حضورؐ! آپ کی امّت کا حال ابتر ہے
ہوا ہے در پئے آزار آسماں ، فریاد

رسولِ پاکؐ ہیں سُنتے تو خُوب سُنتے ہیں
''جہان و اہلِ جہاں سے جہاں جہاں فریاد''

مرے نبیؐ کا گھرانہ ہے چارہ گر طاہرؔ
ہے بے نواؤں کی سنتا یہ آستاں فریاد

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن رفعلان

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف

(شیشۂ آتشیں، رخِ پُرنور)

آب زم زم ہے کیا رزِ انگور
آبِ کوثر کا ہو گا کیا مذکور

ظلمتیں دور ہوں مقدّر سے
اے درخشاں جبیں! رخِ پُر نور!

پلٹے اک بھی گدا تہی داماں
میرے آقاؐ کا یہ نہیں دستور

دل مرا بھولتا نہیں ہرگز
حاضری کا دعاؤں میں مذکور

ہے محبت کا معجزہ طاہرؔ
دل سے طیبہ نہیں ذرا بھی دور

❖⑤❖⑤❖⑤❖

قطعہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بس کہ مائل ہے وہ رشکِ ماہتاب آئینے پر)

ہم نے طاہرؔ یوں لکھا قرطاس پر حرفِ دعا
رکھ دیا جیسے حضوری کا ہے خواب آئینے پر

روسیاہی دھو وفائے مصطفیٰؐ کے آب سے
بے وجہ کیوں کھا رہا ہے پیچ وتاب آئینے پر

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول مفاعلن فعولن

بحر: ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

(دنداں کا خیال، چشمِ تر، کر)

کر یاد نبیؐ کو آنکھ تر کر
ہر قطرۂ اشک کو گہر کر

سرکار کے دَر پر حاضری دے
"یہ شامِ غم آپ پر سحر کر"

اُمیّد کرم کی رکھ اُنھیؐ سے
"اے حوصلے! سعیِ بیشتر کر"

لا شہرِ نبیؐ کے منظر اس میں
ہر لفظِ ثنا کو تُو گہر کر

ہر گام نبیؐ کی رہ کو رکھ پیش
نیکی کو تُو اپنی معتبر کر

سرکارؐ کو یاد کر دُعا میں
آہوں کو یوں اپنی پُر اثر کر

توصیفِ نبیؐ سے ہو کے سرشار
ہر عرضِ ہُنر کو باثمر کر

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(بینش، بہ سعیِ ضبطِ جنوں، نو بہار تر)

ہے رابطہ مدینے سے گر استوار تر
ایماں سے، عشق کا ہے سخن تابدار تر

انؐ کے ہی ذکر سے ہیں رواں دل کی دھڑکنیں
یادِ نبیؐ سے آنکھ ہے یہ اشکبار تر

کربل میں سر کٹا کے امامِ حُسینؓ نے
ہے وعدۂ وفا کو کیا آشکار تر

اُجلا لباس میرا یہ کہتا ہے وقتِ دفن
ذوقِ لقائے شاہؐ پہ ہے نو بہار تر

بزمِ نبیؐ میں تُم نہ کہو "راعنا" کبھی
دربارِ مصطفیؐ میں رہو ہوشیار تر

مدحت سے ہیں لگے مری قسمت کو چار چاند
طاہرؔ کرے ہے نعت مجھے پُر وقار تر

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہجز مثمن سالم
(فسونِ حق دلی ہے لذّتِ بے داد دشمن پر)

نبیؐ کے نور کا احساں ہے ہر دم میرے مسکن پر
نہیں پڑتی اندھیروں کی نظر اب میرے آنگن پر

ہوئی ہے چشمِ رحمت آپؐ کی جب میرے گلشن پر
بہاریں رشک کرتی ہیں مرے پیارے نشیمن پر

بنامِ مصطفیٰؐ لے چل ہَوا! شہرِ مدینہ میں
جنونِ شوق کو تسکیں ملے جالی کے روزن پر

مداوا ہے جو ہر آلودۂ عصیاں کے داغوں کا
فدا ہو جاں رسولِ پاکؐ کے قدموں کے دھوون پر

عطا اصحابؓ پر انؐ کی بیاں کرنا نہیں ممکن
کرم گُستر ہیں جب سرکارؐ اپنی جاں کے دشمن پر

کہاں سے لہجۂ حسّانؓ کو میں ڈھونڈ کر لاؤں
درودوں کا اثر آئے نظر لفظوں کی دھڑکن پر

ثنا کا کیف آنگن میں مرے دل کے اُتر آیا
دھرے ساون میں جس دم کان بارش کی چھنا چھن پر

زباں محوِ سپاسِ محسنِ کونینؐ ہے پیہم
تخیّل شہرِ طیبہ میں ہے اور وجدان جوبن پر

تمنّا دید کی دل میں لیے حاضر ہوں میں طاہرؔ
جھلکتا ہے نبیؐ کا نور اب آنکھوں کی چلمن پر

❖⑤❖⑤❖⑤❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(صفائے حیرتِ آئینہ، ہے سامانِ زنگ آخر)

ملا ہے سبز گنبد کا مرے دل کو بھی رنگ آخر
عطائے خاص سے انؐ کی کھلا ہے بختِ تنگ آخر

اسے بھی مل گئے نورانی جلوے شہرِ طیبہ کے
ہے اترا مہر سے انؐ کی دلِ عاصی کا زنگ آخر

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(دیا یاروں نے بے ہوشی میں درماں کا فریب آخر)

نگاہِ شاہؐ سے ہو گی رسا آہِ غریب آخر
گرے گی ٹوٹ کر حرماں نصیبی کی صلیب آخر

حضوری کے لیے جس کا رہا ہوں منتظر برسوں
خُدا کا شُکر ہے آیا ہے وہ لمحہ قریب آخر

زمانہ منتظر جس نورِ اوّل کا رہا صدیوں
امام الانبیا بن کر ہے آیا وہ حبیبؐ آخر

بجاہِ مصطفیٰؐ حق نے مری بھی التجا سن لی
حضوری سے ہوا ہے مفتخر میرا نصیب آخر

قرارِ زندگی پایا ہے خاکِ شہرِ طیبہ سے
میسّر آ گیا طاہرؔ کو ہے دِل کا طبیب آخر

❖⑤❖⑤❖⑤❖

قطعہ

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات
بحر: منسرح مثمن مطوی مکسوف
(حسنِ خود آرا کو ہے مشقِ تغافل ہنوز)

محوِ ثنا ہے مرا دل ارے بلبل! ہنوز
''ہے کفِ مشّاطہ میں آئنۂ گل ہنوز''

گیسوئے والّیل کی مشّاطگی کے واسطے
''مانگے ہے شمشاد سے شانۂ سنبل ہنوز''

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(بیگانۂ وفا ہے ہوائے چمن ہنوز)

لذت کشِ زیارتِ شہؐ ہے چمن ہنوز
ممنوں ہیں اُنؐ کے لطف کے سرو وسمن ہنوز

ہے رتجگوں سے ماہ و کواکب کے منکشف
کہ منتظر نبیؐ کا ہے چرخِ کہن ہنوز

لبریز ہے بہ مستیِ دیدارِ شہرِ نُور
میری نگاہِ عجز میں ہے وہ کِرن ہنوز

آقاؐ میں عرض مند ہوں تیری نگاہ کا
عصیاں کا ہے جبین پہ داغِ کہن ہنوز

اِس کو امان چاہیے چشمِ حضورؐ کی
غیروں کی ہے نگاہ میں میرا وطن ہنوز

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعِلان
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(داغِ اطفال ہے دیوانہ بہ کہسار ہنوز)

آنکھ میں کم نہ ہوئی حسرتِ دیدار ہنوز
دل ہے قدموں پہ فدا آپؐ کے صد بار ہنوز

قبر میں جاتے ہوئے لب پہ ثنا ہے انؐ کی
کہیے احباب! کہ ہیں نعت کے انوار ہنوز

طرزِ حسّانؓ میں تا عمر ثنا گوئی کروں
لیکن ان جیسا نہیں طرّۂ گفتار ہنوز

پاسباں اور کرم ہو کہ مرا غنچۂ دِل
ہے حضوری کی طوالت کا طلبگار ہنوز

ضبطِ اظہار پہ قانع ہے زبانِ طاہرؔ
مانع آدابِ محبت کے ہے گفتار ہنوز

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن / فعلان
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(نہ بندھا تھا بہ عدم نقشِ دل مور ہنوز)

میری آنکھوں میں چمکتا ہے وہی نُور ہنوز
مئے دیدارِ مدینہ سے ہوں مخمور ہنوز

دیدہ وَر ہے جِسے عرفانِ نبیؐ ہے حاصل
چشمِ گستاخِ شہِؐ دین ہے بے نُور ہنوز

مس ہوئے آپ کیؐ چوکھٹ سے ہے مدّت گزری
ہے جبیں میری اُسی کیف سے مسرُور ہنوز

خواہشیں آپؐ نے پوری ہیں سبھی کیں پھر بھی
''حسرتِ عرضِ تمنّا میں ہوں رنجور ہنوز''

دِل یہ کہتا ہے مواجہ پہ ہوں حاضر طاہرؔ
ذہن کہتا ہے کہ ہوں اُس سے بہت دُور ہنوز

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(کُو بیابانِ تمنّا و کجا جولانِ عجز؟)

آپؐ کا لطف و کرم ہے یہ مرا پیمانِ عجز
آپؐ کی بندہ نوازی سے ملا ایمانِ عجز

سر، جبیں، چشمان و گردن ہوں تری دہلیز پر
بندۂ ناچیز کا ہے بس یہی ارمانِ عجز

واسطۂ سیدِ سجادؓ کر لیجے قبول
دَر پہ حاضر ہوں لیے ہاتھوں میں یہ دیوانِ عجز

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(حاصلِ دل بستگی ہے عمرِ کوتہ اور بس)

ہوں کھڑا پیشِ مواجہ اُنؐ کے دَر پر اور بس
کاش ٹوٹے دَر پہ آقاؐ کے مرا تارِ نَفَس

قابلِ صد رشک و تحسیں ہیں وہ اصحابِؓ رسولؐ
دی بشارت خُلد کی جن کو نبیؐ نے ہیں وہ دس

جائے کیوں منگتا کوئی دربار اُنؐ کا چھوڑ کر
ہو میسّر جب نبی کے در پہ ہر بے کس کو کس

غافلو! لاؤ لبوں پر الصّلوٰۃُ والسّلام
کیوں نہیں ہوتے نبیؐ کا نام سُن کر ٹس سے مَس

طائرِ دِل اُڑ کے پہنچے سبز گنبد کے قریں
یا الٰہی! کاش ٹوٹے ہجرِ طیبہ کا قفس

آج ہی آجائے گر طیبہ سے اذنِ حاضری
کب گوارا ہو مجھے پھر ذرّہ بھر بھی پیش و پس

ہو اگر آنگن میں میرے نُورِ احمدؐ کا ظہور
میری کُٹیا کے ہوں رشکِ شمس پھر خاشاک وخس

پاسبانوں کو دعائیں دوں میں طاہرؔ عمر بھر
جالیوں سے مجھ کو آنکھیں کرنے دیں اک بار مس

❖⑤❖⑤❖⑤❖

شعر

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(دشتِ الفت میں ہے خاکِ کشتگاں محبوس وبس)

سبز گنبد ہی رہے تا زندگی مانوس و بس
سبز گنبد سے رہا تا زندگی مانوس و بس

❖⑤❖⑤❖⑤❖

قطعہ

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(کرتا ہے بہ یادِ بتِ رنگیں، دلِ مایوس)

یا شاہؐ جہاں عصیاں گزیدہ ہوں بچائیں
مَلتا نہ رہوں آخرِ دم میں کفِ افسوس

تشریف مرے گھر میں بھی سرکارؐ جو لائیں
''ہوں خاک نشیں از پئے اِدراک قدم بوس''

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(ہوئی ہے بس کہ صرفِ مشقِ تمکینِ بہار آتش)

حضوری میں خلل انداز ہو جو انتظار آتش
مدینے سے پرے لگتا ہے مجھ کو سب دیار آتش

نبیؐ کے دامنِ رحمت نے بخشی ہے پنہ، ورنہ
ہر اک منکر کو بخشے گی جہنم میں قرار آتش

زمانے کے ہر اک نمرود کو اب بھی بتاتی ہے
بُھلا سکتی نہیں ہر گز محبت کا خمار آتش

بھڑکتی آگ کو بھی صورتِ گلزار کرتی ہے
وفا کے روپ کو دیتی ہے کیا نقش و نگار آتش

خزاں میں پھول جڑتی ہے اگر زندہ رہے جذبہ
رہِ عشقِ محمدؐ میں کِھلاتی ہے بہار آتش

حیات و موت میں حبِّ نبیؐ سرشار رکھتی ہے
ہو جیسے موسمِ سرما میں طاہرؔ خوش گوار آتش

❖⑤❖⑤❖⑤❖

قطعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(بہ اقلیمِ سخن ہے جلوۂ گردِ سواد، آتش)

سوادِ شب میں ہے یوں روشنی کا اعتقاد آتش
مرے قلبِ تپیدہ کی بجھائے انؐ کی یاد آتش

یہی تو سرد مہری کو تپش آمادہ کرتی ہے
حرارت ہے جو ایماں کی رہے وہ زندہ باد آتش

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(جادۂ رہ خور کو وقتِ شام ہے، تارِ شعاع)

ہو نہ عشقِ مصطفیٰؐ تو زندگی کا ہے ضیاع
حبِ احمدؐ ہی ہے وجہِ ارتقا و ارتفاع

کیسے ہوتے ہیں نبیؐ کے در سے رخصت یہ نہ پوچھ
عاشقوں پر ہے قیامت ٹوٹتی وقتِ وداع

وہ ابو بکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ ہو گئے
آپؐ کے اصحابؓ میں جن پر پڑی تارِ شعاع

منتقل کرتا ہے جو غالبؔ کی غزلیں نعت میں
''بس کہ ہے وہ قبلۂ آئینہ محوِ اختراع''

''کنت کنزاً مخفیا'' سے تھی عبارت رب کی ذات
ہے ظہورِ مصطفیؐ میں رازِ ردِ امتناع

خوابِ نورالدین زنگیؒ سے ہوا ہے منکشف
آپؐ کر سکتے ہیں آقاؐ اپنی حرمت کا دفاع

قاسمِ نعمت ہیں وہؐ اور شافعِ روزِ جزا
رحمتِ سرکارؐ نے دی ہم کو طاہرؔ اطلاع

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(رخِ نگار سے ہے سوزِ جاودانی شمع)

تمام رات رہی مجھ پہ مہربانی شمع
نبیؐ کی نعت ہوئی وجہِ جاودانی شمع

ثنا کی کرنیں بکھیری ہیں رات بھر اِس نے
بنا رہا تھا قلم آج جیسے ثانی شمع

نبیؐ کے دور کی یادوں میں گم رہا شب بھر
ہوئی سحر تو کھلی سب ہے گل فشانی شمع

چراغ جلتا ہو خود یا کہ ہو چراغ کی لو
نبیؐ کے نور کی مظہر ہے ترجمانی شمع

مدارِ روضۂ اطہر میں یہ طواف مرے
مثالِ کِرمکِ شمع ہے قدر دانی شمع

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(عشاق اشکِ چشم سے دھوویں ہزار داغ)

ماتھے پہ خاکِ طیبہ کا ہے پر وقار داغ
دل سے مجھے عزیز ہیں ایسے ہزار داغ

روشن ہے انؐ کی آل کی چاہت میں ہر جبیں
دیتی ہے بد گمان کو فصلِ بہار داغ

رویا تھا بے محابا مواجہ کے سامنے
اُن آنسوؤں نے دھوئے مرے بے شمار داغ

داغوں کو دیکھ دیکھ کے روتا تھا رات دن
حبِّ نبیؐ نے کر دیے صد افتخار داغ

میرے نبیؐ کی فیض رسانی تو دیکھیے
دے گی نہ عاشقوں کو جہنم کی نار داغ

عاشق کے ہیں مزار پہ خوشبو بکھیرتے
کیسی بہار رکھتے ہیں یہ گل عذار داغ

طاہرؔ جو ہوتی صحبتِ احمد رضاؒ نصیب
غالبؔ کے ساتھ ہوتا تھا مدحت شعار داغؔ

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بلبلوں کو دور سے کرتا ہے منعِ بارِ باغ)

پھول کھلنے سے کھلے ہیں نوع بہ نوع اسرارِ باغ
گلشنِ طیبہ کا ہر اِک پھول ہے شہکارِ باغ

روضۂ اقدس کا ممنونِ کرم ہے آفتاب
ہے منوّر وہ زِ موجِ جلوۂ انوار باغ

رحمتِ صلِّ علیٰ ہے دل کو راحت آفریں
ہے صدائے لا الہ سے گرمیِ بازارِ باغ

اہلِ طیبہ ہر طرف بے تابِ استقبال ہیں
آمدِ سرکارؐ ہے بس نقطۂ پرکار باغ

سبزہ و گُل گنبدِ خضریٰ کے طاہرؔ ہیں نقیب
مجھ کو دیتی ہے مدینے کا پتا مہکارِ باغ

قطعہ

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(نامہ بھی لکھتے ہو تو بہ خطِّ غبار، حیف!)

پایا نہ شہرِ طیبہ سے تو نے قرار حیف
''گھبرا رہی ہے بیمِ خزاں سے بہار! حیف''

مانع حضوریوں میں رہی تیری نوکری (۱)
''مجبور، یاں تلک ہوئے، اے اختیار حیف''

❖⑤❖⑤❖⑤❖

۱۔ سرکاری ملازمت کی طرف اشارہ ہے۔

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(عیسیِ مہرباں ہے شفا ریز یک طرف)

اِلحاد کی ہے گرچہ ہوا تیز یک طرف
لیکن ہے نورِ طیبہ سحر خیز یک طرف

اک سمت کربلا میں ہے سبطِ نبیؐ کا خون
شہرِ نبیؐ ہے خون سے لبریز یک طرف

سرکارؐ! آلِ پاک ہے محسود و بے نوا
سارے حریف و دشمنِ خوں ریز یک طرف

یادِ نبیؐ سے رکھا ہے آنکھوں کو اشک بار
دل کی زمین یوں ہوئی زرخیز یک طرف

رو میں ہے رخشِ شوق، رہِ شہرِ شاہؐ میں
اور خواہشِ حضوری کی مہمیز یک طرف

سرکارؐ! معرفت کا عطا کیجئے وفور
طاہرؔ ہے فنِ نعت میں نو خیز یک طرف

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(اے آرزو! شہیدِ وفا! خوں بہا نہ مانگ)

طاہرؔ درِ حضورؐ سے کوئی خزانہ مانگ
دیدارِ آنحضورؐ سے کم تر دعا نہ مانگ

حبِّ رسولِ پاکؐ یہ کہہ دے گی حشر میں
دیوانے سے حساب مرے، اے خدا! نہ مانگ

اچھا ہے انؐ سے مانگنا، دنیا سے ہے برا
اچھا تو انؐ سے مانگ لے، ہرگز برا نہ مانگ

دونوں جہاں میں رفعت و عظمت اِسی سے ہے
پیارے! نبیؐ کے شہر سے منزل جدا نہ مانگ

سرکارؐ دو جہان کی ہستی ہے نورِ عین
جو انؐ سے منعکس نہیں ایسی ضیا نہ مانگ

مہر و مہ و نجوم ہیں پاتے اُنھیؐ سے نُور
قربِ نبیؐ سے دور کوئی بھی جگہ نہ مانگ

تحسین پا رہا ہے نبیؐ سے ترا کلام
طاہرؔ سوائے نعت کے کوئی نوا نہ مانگ

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

بحر: رمل مسدس محذوف

(بدر، ہے آئینۂ طاقِ ہلال)

کیا ہی ذوق افزا نبیؐ کا ہے جمال
جس پہ شیدا خود ہے ربِ ذوالجلال

ہر جہت سے ہیں شہِ خوباں حضورؐ
خوش نہاد و خوش نژاد و خوش خصال

جن کے ہے اخلاق کا قرآں گواہ
وہ ہیں میرے مصطفیٰؐ شیریں مقال

سبز گنبد کا تصوّر جب کیا
مل گئے مدحت کے مضمون و خیال

جس پہ ہو لطفِ شہِؐ کون و مکاں
کیوں رہے وقفِ غم و رنج و ملال

کس قدر خوش بخت ہے وہ امتی
جس کا ہو شہرِ نبیؐ میں انتقال

سامنے ہو روضہ انؐ کا نزع دم
ہو اٹھا پیشِ نبیؐ دستِ سوال

ہے میسّر دولتِ مدحِ رسولؐ
میں ہوں طاہرؔ کس قدر آسودہ حال

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن/فاعلان
بحر: رمل مثمن محذوف
(ہوں، بہ وحشت، انتظار آوارۂ دشتِ خیال)

شاہکارِ دستِ قدرت پیکرِ حسن و جمال
مصطفیٰؐ خیر الوریٰ کی ہر ادا ہے بے مثال

جب خیالِ طیبہ اترا دل میں شبنم کی مثال
شاخِ صندل کی طرح مہکی مری مشتِ سفال

اپنی امّت کے لیے رب سے طلب کیں رحمتیں
عرش پر بھی انؐ کو ہے امّت کی بخشش کا خیال

فیض یابی کو نبیؐ کے در پہ اتریں قدسیاں
دیکھ شانِ رفعتِ محبوبؐ ربِ ذوالجلال

سر پہ ہو جس کے بھی دستِ شفقتِ سلطانِ ؐ دیں
ہو نہیں سکتا کبھی وہ مفلس و آشفتہ حال

روزِ محشر وہؐ ندامت سے بچا لیں گے مجھے
دیکھ لیں گے میرے آقاؐ میرا عَرَقِ انفعال

ہو رہی ہیں انؐ کی نعتیں روز و شب جو نوع بہ نوع
ہے یہ طاہرؔ انؐ کی رحمت کچھ نہیں میرا کمال

❖⑤❖⑤❖⑤❖

قطعہ

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ہر عضو، غم سے ہے شکن آسا شکستہ دل)

ترکِ جہان کر کے ہوں آیا شکستہ دل
آقاؐ پڑا ہوں در پہ سراپا شکستہ دل

دَر پر نبیؐ کے بھرتی ہے جھولی ہر ایک کی
رہتا نہیں ہے کوئی بھی منگتا شکستہ دل

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بہرِ عرضِ حال شبنم سے رقم ایجادِ گل)

زائروں کو کر رہے ہیں ہر گھڑی دِلشاد گُل
ہیں دیارِ مصطفیٰؐ میں ہر طرف آباد گل

بُلبُلِ طیبہ مبارک ہو تجھے تیرے لیے
شہرِ نُورِ مصطفیٰؐ میں ہیں کرم ایجاد گُل

ہو رہے ہیں یوں نچھاور زائرینِ طیبہ پر
بے خودی میں دے رہے ہوں جوں مبارکباد گُل

صورت و خوشبو و رنگت سے یہ ہوتا ہے عیاں
ہیں حریمِ گُنبدِ خضریٰ کہ خانہ زاد گُل

دُوریِ طیبہ سے طاہرؔ یوں ہے دِل افسردگی
شاخِ گُل سے ٹوٹ کر جس طرح ہو ناشاد گُل

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(گرچہ ہے یک بیضۂ طاؤس آسا تنگ، دل)

پھر سے لایا ہے زباں پر نعت کا آہنگ دِل
کھِل اُٹھا ہے کیا مثالِ گلشنِ صد رنگ دِل

گردنِ سبطِ نبیؐ پر کیوں کیا خنجر کا وار
تُو ستم گر! کِس قدر تھا بے وفا و سنگ دِل

نعت کہنے کو نہیں حاجت کِسی بھی ساز کی
بہرِ مدحت کیوں ہو محتاجِ رباب و چنگ دِل

صاحبِ ایماں تو ہو مسرور مدح شاہؐ سے
جھومتا ہے نعت سن کر ماسوائے تنگ دل

طاہرؔ اس میں ہے سمائی وسعتِ عشقِ رسولؐ
''گر چہ ہے یک بیضۂ طاؤس آسا تنگ، دل''

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفعول
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن
(اثر کمندِیِ فریادِ نارسا معلوم)

ہے مصطفیٰ ﷺ کو میری آہِ نارسا معلوم
انھیں ﷺ ہے حرفِ دُعا اور مدّعا معلوم

حضور ﷺ اپنے غلاموں کی ہیں خبر رکھتے
ہے اُن ﷺ کو دِل کے دھڑکنے کی بھی صدا معلوم

مرے نبی ﷺ ہیں جلیسِ مقامِ "اَو ادنیٰ"
یہ قدسیوں کو بھی اسرا کی شب ہُوا معلوم

سُنی گئی ہے جناں میں صدائے کفشِ بلال رضی اللہ عنہ
ہوئی ہے منفعتِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ معلوم

ہو محوِ نعت اے طاہرؔ مثالِ بوصیریؒ
عطا ہو تجھ کو بھی اُن ﷺ سے رِدا یہ کیا معلوم

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فعولن فعولن فعولن فعولن
بحر: متقارب مثمن سالم
(ازاں جا کہ حسرت کشِ یار ہیں ہم)

کرم کار وہ ہیں خطا کار ہیں ہم
درِ مصطفیؐ کے طلب گار ہیں ہم

دو عالم کے والیؐ ولا اپنی بخششیں
زمانے کی گردش سے دوچار ہیں ہم

بروزِ جزا بخشوانا ہمیں بھی
شفاعت کے طالب گنہگار ہیں ہم

حوالہ یہی ایک ہے زندگی کا
رسولِؐ خُدا کے ثنا کار ہیں ہم

ہمیں ناز ہے اپنی قسمت پہ طاہرؔ
غلامانِ سُلطانِؐ ابرار ہیں ہم

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف
(یاں اشک جدا گرم ہیں اور آہ جدا گرم)

حبِ شہِؐ والا میں ہے خوں اپنا سدا گرم
لب محوِ درُود اور ہے دِل محوِ ثنا گرم

ہر فصل میں پاتا ہے مدینے میں وہ تسکیں
عاشق کے لیے سرد ہے نے آب و ہوا گرم

سرگرم ہے ہر وقت بیادِ شہِؐ طیبہ
دل سے جو نکلتی ہے مرے آہِ رسا گرم

محشر میں تو دیکھے گا بحسرت ارے منکر
جب آپؐ کے الطاف کا بازار ہوا گرم

طاہرؔ تپِ مہجوریِ طیبہ کا ہے مظہر
ہر اشک جو امشب مری آنکھوں سے گرا گرم

❖⑤❖⑤❖⑤❖

محبّ دار، ولا نفس، محبت خصلت
خوش طبع، فراخ دل، عقیدت طینت
اب کے لایا ہے ہر طرح غالب
طاہر صدیقی 'مغلوب مدحت'
ریاض مجید
پروفیسر محمد طاہر صدیقی کی دیگر تصانیف: